REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵
شمارہ ۴۷

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۲۰ روپے
ممالک غیر (بذریعہ ہوائی ڈاک) ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور
نائب ایڈیٹر :- بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۶ نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے ہفتہ زیر اشاعت کے دوران کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احبابِ کرام اپنے پیارے دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

- محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزور چلی آرہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔
- محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ قارئین سے محترمہ سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
- مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

Ahmadiyya Markazi Library
Receipt No
Date
Qadian

۲۰ نومبر ۱۹۸۶ء | ۲۰ نبوت ۱۳۶۵ ہش | ۱۷ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے زیرِ اہتمام

جلسہ یومِ پیشوایانِ مذاہب کا کامیاب انعقاد

"ایشین ٹائمز" لندن کے نمائندہ کی خصوصی رپورٹ

انگریزی سے ترجمہ بشکریہ محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے قادیان

جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے زیرِ اہتمام مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۶ء بروز اتوار وہائٹ لینڈ کالج ساؤتھ فیلڈ میں جلسہ یوم پیشوایان مذہب منعقد ہوا جس میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے مقررین نے اپنے اپنے مذاہب کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اس موقعہ پر وانڈز ورتھ، لندن کے لارڈ میئر مسٹر کلفورڈ جیمیسن، لیڈی لارڈ میئر، مسٹر ٹام کاکس ممبر پارلیمنٹ، مسٹر پیٹر ہیسن اور اونچے طبقہ کے بعض دوسرے معززین بھی موجود تھے۔ جلسہ کی صدارت لارڈ میئر (وانڈز ورتھ لندن) نے کی۔ جماعتِ احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا طاہر احمد بھی اس موقعہ پر تشریف لائے۔

بدھ مانک Mr. Sucitto نے حضرت بدھ کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ وہ اخلاقی، رفاہی اور دوسری تمدنی خوبیوں کو اپناتے ہیں اور یہ کہ حضرت بدھ سچائی کا جو پیغام لائے تھے اس کی مثال سمندر سے ایک قطرے کے مترادف ہے۔

ہندو مذہب کے نمائندہ مسٹر جوشی نے حضرت کرشن کی تعلیمات پر روشنی ڈالی اور یہ بتایا کہ وہ اس زمانے میں ظاہر ہوئے جبکہ خود غرضی اور لالچ انتہا تک پہنچا ہوا تھا۔ ان کے آنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ ہندو کمیونٹی کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کریں اور اسے متحد کریں۔

پروفیسر ہرمیندر سنگھ نے سکھ مذہب کے متعلق تقریر کی اور بتایا کہ حضرت گورو نانک رح ہندوستان کے مختلف مذاہب کے لئے امن اور اتحاد کا پیغام لے کر آئے تھے۔ انہوں نے ہمیں یہ سبق دیا کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے اس میں ہمیں دوسروں کو شریک کرنا چاہیئے۔ مقرر نے اس جلسہ کے منتظمین کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس دور میں جبکہ بہت زیادہ نا اتفاقی اور نفرت پائی جاتی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم انسانیت کی بقا کے لئے باہمی محبت کے جذبات کو نشوونما دیں۔ اپنی تقریر کے آخر میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ تمام پیشوایانِ مذاہب میں بیشتر بنیادی باتیں مشترک ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ بعض متعصب اور کٹر ذہنیت کے لوگ ایک دوسرے کو سمجھنے کی بجائے مذہب کے نام پر فساد اور مشکلات کھڑی کر دیتے ہیں۔

ان کے بعد چینی احمدی مسٹر عثمان نے حضرت کنفیوشس کی زندگی اور تعلیمات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ حضرت کنفیوشس چین کے سب سے بڑے پیغمبر گزرے ہیں جو خدا کی وحدانیت کے علمبردار تھے۔

عیسائیوں کی طرف سے ساؤتھ آل کے بشپ چارلس ہینڈرسن نے تقریر کی اور بتایا کہ کیتھولک چرچ ان تمام خوبیوں کو تسلیم کرتا ہے جو مختلف مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے بھی اس بات پر زور دیا کہ ہم میں بہت سی باتیں مشترک ہیں جن کی بنا پر ہم صلح اور امن کی بنیادوں کو مضبوط کر سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ایک دوسرے کے اعتقادات سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کر کے باہم دوستی اور محبت کے ہاتھ کو آگے بڑھائیں۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے فرمایا :-

"اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی برکات اور انعامات نازل فرمائے اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ کر ہو۔"

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مالک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۰ر نبوت ۱۳۶۵ ہش

دینِ فطرت کی طرف (۱)

اِسلام کے دینِ فطرت ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اُس نے مَردوں اور عورتوں دونوں کی جُداگانہ فِطری، ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے، معاشرے میں جہاں اُن کے فرائض کی مناسب حدبندی فرمائی ہے وہاں دونوں کے لئے اُن کی مفوضہ ذمّہ داریوں کے اعتبار سے علیٰحدہ علیٰحدہ مساوی حقوق بھی مقرر کئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی نظامِ معاشرت میں اگر مردوں کو عورتوں پر معاشی اعتبار سے ایک گونہ برتری عطا کی گئی ہے۔ تو اس کے پہلو بہ پہلو اُن کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ عورتوں کی ذاتی رائے، آزادئ فکر و عمل اور خود مختاری کا بھی کما حقہٗ احترام کریں۔ اپنے مستقبل کے بارے میں سوچنے اور فیصلہ کرنے کے اِس پیدائشی حق سے جس طرح کسی مرد کو محروم نہیں کیا جاسکتا، اِسی طرح نہ تو کوئی شادی شُدہ عورت محروم کی جاسکتی ہے اور نہ بیوہ۔

بیوگی کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ شوہر کی موت کے ساتھ عورت کے فطری جذبات، طبعی تقاضے، اس کی انفرادیت اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی مفقود ہو جاتی ہے۔ بناء بریں کوئی بدنصیب بیوہ محض اس لئے دوسری شادی کے حق سے محروم نہیں کی جاسکتی کہ صدیوں سے چلے آرہے زمانے اور برادری کے رسم و رواج اُسے ایسا کرنے سے روکتے ہیں۔ فطرتِ صحیحہ کے منافی انسانی معاشرے میں رائج اِس نوع کے تمام رُسوم و رواج فی الحقیقت غلامی کے وہ طوق ہیں جن کو گلے میں ڈال کر انسان اپنی زندگی کو از خود جہنّم بنا لیتا ہے۔ اسی لئے دینِ فطرت اسلام نے شوہر کی وفات کے بعد بیوہ کو چار ماہ اور دس دن کی عدّت پوری کر کے عقدِ ثانی کر لینے کی اجازت ہی نہیں بلکہ ترغیب دی ہے اور مُسلمانوں کو یہ تاکیدی ہدایت فرمائی ہے کہ:-

وَ اَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ (النّور: ۳۳)

یعنی تم میں بدقسمتی سے جو عورتیں بیوہ ہو جائیں اُن کی دوسری شادی کر دینا تمہاری ذمّہ داری ہے۔

اِسی طرح ایک اَور مقام پر مُسلمانوں ہی کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِیَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَی الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْ مَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۚ (البقرہ: ۲۴۱)

یعنی تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور اپنے پیچھے بیوہ عورتیں چھوڑ جائیں وہ (مرنے سے پہلے) اپنی بیویوں کے حق میں یہ وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک اُنہیں نان و نفقہ اور حسبِ سابق مرحوم شوہر کے گھر میں رہنے کی سہولت دی جائے۔ لیکن اگر وہ یہ مدّت پُوری ہونے سے پہلے ہی اپنی مرضی سے مرحوم خاوند کا گھر چھوڑ دیں۔ اور دُوسری شادی کرلیں یا اپنے والدین کے گھر چلی جائیں ہر دو صُورتوں میں سے اپنے متعلق وہ جائز طریق پر جو بات بھی پسند کریں اُس کے لئے تم پر کوئی گُناہ عائد نہیں ہوتا کہ تم نے مرنے والے کی وصیت کو کیوں پُورا نہیں کیا۔

مندرجہ بالا ہر دو آیات میں اسلام نے بہت ہی واضح الفاظ میں بیوہ عورتوں کی اپنی مرضی اور پسند سے دُوسری شادی کرنے کے حق کو تسلیم کیا ہے۔ اور مُسلمانوں کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ اُن کے اِس جائز حق کا احترام کریں۔

واضح رہے کہ اسلام نے عقدِ بیوگان سے متعلق یہ عدیم المثال اُصولی ہدایات انسانی تاریخ کے اُس تیرہ و تار دَور میں دُنیا کے سامنے پیش فرمائیں جب سرزمینِ عرب ہی نہیں بلکہ دُنیا کے ہر خطّہ میں بیوہ عورتوں کے ساتھ انتہائی غیر انسانی اور بہیمانہ سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ اور تو اور خود ہمارے اپنے مُلک میں ہندو مذہب کی مقدّس مذہبی کُتب رِگوید اور منوسمرتی کے مطابق بیوہ کے لئے چونکہ دُوسری شادی کا تصوّر بھی محال تھا اِس لئے جیتے جی جلتے رہنے کی بجائے وہ شوہر کے مرنے پر اُسی کی چِتا میں کُود کر بھسم ہو جانے کو ترجیح دیتی تھی۔ اور اِس مذہبی رَسم کو "ستی" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ہندو سماج ہزاروں سال سے بے بسی کی تصویر بنا اِن کربناک اور لرزہ خیز مناظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا آرہا تھا۔ مگر یہ وحشیانہ رَسم چونکہ خود اُس کے اپنے مذہب کی دین تھی اس لئے وہ اس کے خلاف لب کُشائی بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اِس بہت سے ہندوؤں کو اسلام اور مُسلمانوں کا ممنونِ احسان ہونا چاہیئے کہ صدیوں سے چلی آرہی اِس بہیمانہ مذہبی رَسم پر سب سے پہلے مغل بادشاہ اکبر کے عہد میں سختی سے پابندی لگائی گئی اور اس پر ایک طویل عرصہ گُزرنے کے بعد برطانوی گورنر جنرل ہند لارڈ ولیم بینٹنگ کے دورِ حکومت میں رسمِ ستی کو بلا کسی استثناء کے خلافِ قانون اور قابلِ تعزیر جُرم قرار دیا گیا۔ آزادی کا سُورج طُلوع ہونے کے بعد ہندوستان کی سیکولر حکومت نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور مُلک کے نئے آئین میں بیوگان کو سماج میں عزّت کے ساتھ جینے کا ہی نہیں بلکہ اپنی مرضی سے دُوسری شادی کرنے کا حق بھی دیا گیا۔ جو یقیناً دینِ فطرت یعنی اسلام ہی کی عدیم النظیر پاکیزہ تعلیمات کا ثمرہ ہے۔ چنانچہ وہی ہندو سماج جو کسی وقت عقدِ بیوگان کا تصوّر بھی نہیں کر سکتا تھا آج اُس کے باشعور اور

تعلیم یافتہ سنجیدہ افراد برملا طور پر اس کے حق میں آواز اُٹھا رہے ہیں۔ جو دیگر کُتبِ سماوی کے مقابلہ میں قرآن کریم کے ایک مکمل، جامع اور دائمی ضابطۂ حیات ہونے کی روشن دلیل ہے۔

اِس وقت ہمارے سامنے پنجاب کے مؤقّر اُردو روزنامہ "ہند سماچار" جالندھر مجریہ ۴ر و ۱۱ر نومبر کے دو خصوصی وہ شمارے (رشکتی ایڈیشن) کھلے پڑے ہیں جن کے سرورق پر شری راجکمار جرنلسٹ سامانہ کی طرف سے

"کیا وِدھر اور وِدھواہ کے لئے پُنر وِواہ اُچیت ہے؟"

کے زیرِ عُنوان مختلف طبقوں کے چُنیدہ افراد کی آراء پر مشتمل اِنٹرویو کی دو قسطیں شائع ہُوئی ہیں۔ جبکہ اِس موضوع پر شروع کیا گیا یہ سلسلہ وار مضمون ابھی جاری ہے۔ زیرِ نظر اقساط میں اِنٹرویو نگار کے علاوہ نامور ادیب ڈاکٹر گورنام سنگھ تیر کی بیٹی کماری بتو تیر چنڈی گڑھ، پنجابی ادب میں خاص مقام رکھنے والے شری بھوپندر سنگھ اے۔ڈی۔سی پٹیالہ، روزنامہ اخبار "چڑھدی کلا" پٹیالہ کے چیف ایڈیٹر جگجیت سنگھ وردی کی دھرم پتنی شریمتی جسوندر کور وردی، سامانہ کے مشہور جیوتشی شری شانتی کمار جین، امرتسر کے سرکردہ دانشور شری بی۔بی۔جوشی، رام لال بجاج سابق میونسپل کمشنر جالندھر، دیال چند نارنگ سونی پت، کرشن لال ملہوترہ ساؤتھ پٹیل نگر، نیو دہلی۔ اور بلراج پوری امرتسر کے خیالات پیش کئے گئے ہیں۔ ہمارے لئے یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ ان میں سے کسی ایک سجن نے بھی عقدِ بیوگان سے متعلق اسلامی نظریہ سے سرِمُو انحراف نہیں کیا۔

بدر کے آئندہ شمارے میں ہم اِن سب سجنوں کے قیمتی خیالات کی چیدہ چیدہ جھلکیاں ہدیۂ قارئین کریں گے۔ اِن شاء اللہ

(خورشید احمد انور)

درخواستِ دُعا

برادرم اے۔ایم بشیر صاحب کی اہلیہ ایم۔کے عائشہ صاحبہ کینسر کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ ایرناکولم لیسی ہسپتال میں زیرِ علاج تھیں۔ ڈاکٹروں نے ایک ہفتہ کے بعد ٹرانڈرم میڈیکل کالج میں لے جانے کے لئے کہا ہے۔ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے قارئین کرام سے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ خاص طور پر اپنا فضل فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ ٹی۔ ایم۔ محمد مبلغ سلسلہ مقیم آلپی۔

سیکھا ہے امر ہونا ہم نے بھی قضاؤں سے

کچھ خوف نہیں کھاتے ہم لوگ جفاؤں سے
محسوس تو کرتے ہیں اِک لُطف سزاؤں سے

جیلوں کے اندھیرے کو بخشی ہے ضیا ہم نے
کر دی ہے سحر پیدا راتوں میں دُعاؤں سے

دعوائے مُسلماں بھی، حیرت ہے مگر اُن کے
ہو جاتے ہیں دِل گھائل کلمے کی صداؤں سے

سَو بار کرے کوشش دُشمن تو مٹانے کی
سیکھا ہے امر ہونا ہم نے بھی قضاؤں سے

پھر چلنے نہ پائے یُوں، یہ آگ نہ تجھے یا رب!
وہ ابرِ کرم برسا، ساون کی گھٹاؤں سے

اِک شان سے آئے گی وہ فتح و ظفر ناصرؔ
پیغام یہ آیا ہے مغرب کی ہواؤں سے

بشیر احمد ناصر شورت (کشمیر)

تقدیرِ الٰہی کی تحریریں ہمیشہ اُن ہی لوگوں کے حق میں جاری ہُوا کرتی ہیں جو

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نقشِ قدم پر گامزن ہوتے ہیں!

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ وہ آئینہ ہے جس میں ہم اپنا چہرہ دیکھ کر اُس کے حُسن و قُبح کو پرکھ سکتے ہیں۔!

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ تبوک (ستمبر) ۱۳۶۵ ہش ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن

(مرتبہ مکرم اخلاق احمد صاحب انجم مبلغ سلسلہ)

آنحضرت صلعم کی عظمتِ شان کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ القلم کی ابتدائی گیارہ آیات کی تلاوت فرمائی جو مع ترجمہ درج ذیل ہیں:-

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ وَاِنَّكَ
لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝ بِاَيِّكُمُ
الْمَفْتُوْنُ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ
وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وَدُّوْا
لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝

(ہم) قلم اور دوات کو اور اُس کو جو اُن (کے ذریعہ) سے لکھا جاتا ہے شہادت کے طور پر پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تُو اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں۔ اور تجھے خدا کی طرف سے ایک ایسا بدلہ ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ (اس کے علاوہ ہم یہ بھی قسم کھاتے ہیں کہ، تُو (اپنی تعلیم اور عمل میں) نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔ پس عنقریب تُو بھی دیکھ لے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے (کہ الٰہی مدد سے تو محروم رہتا ہے کہ وہ)۔ اور (اُن کو پتہ لگ جائے گا کہ) تم دونوں میں سے کون گمراہ ہے۔ تیرا رب اس کو بھی خوب جانتا ہے، جو اس کے رستہ سے بھٹک گیا ہے اور اُس کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل ہے۔ (اور جب تُو خُدا کی ہدایت پر قائم ہے۔ اور تیرے منکر تباہ ہونے والے ہیں تو) تُو اُن منکروں کی بات نہ مان۔ یہ (کفار) خواہش رکھتے ہیں کہ تُو اپنے دین میں کچھ نرمی کرے تو وہ بھی (اپنے طریق میں کچھ) نرمی کریں۔ اور تُو اس کی بات کبھی نہ مان جو قسمیں کھاتا ہے۔ (لیکن خُدا کی طرف سے مدد نہ ملنے کے باعث) وہ ذلیل (کا ذلیل ہی) رہتا ہے۔

حضور نے فرمایا: یہاں سب سے پہلی بات جو انسانی توجہ کو کھینچتی ہے اور غور کو دعوت دیتی ہے، یہ ہے کہ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ۔ یہ کہنے کے لئے دوات اور قلم کو اور اُس تحریر کو جو دوات اور قلم سے لکھی جاتی ہے گواہ کیوں ٹھہرایا گیا ہے؟ اس کا کیا تعلق ہے؟

فرمایا: درحقیقت سب سے اہم تعلق ان دو بیانات کا یہ ہے کہ عقل اور علم کا معراج قلم اور دوات کے ذریعہ ہوا ہے۔ اگر آپ انسانی ترقی سے دوات اور قلم کے دور کو نکال دیں اور ہر چیز کو زبانی رہنے دیں تو انسانی ذہن خواہ کتنا بھی تیز ہو جاتی اور بظاہر کتنا ہی صیقل ہو جاتی، وہ علوم جو آج دُنیا پر منکشف ہوئے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دُنیا پر منکشف نہیں ہو سکتا تھا۔ سو انسانی ذہن کا معراج قلم اور دوات ہے۔ یہاں قلم اور دوات سے وہ مراد نہیں جس سے عام لکھنے والا لکھتا ہے۔ بلکہ وہ قلم اور دوات ہیں جو لوح و قلم کے مظہر ہیں۔ اور وَمَا يَسْطُرُوْنَ سے مراد وہ ہے جو تقدیر میں فرشتے لکھتے ہیں۔ یا قوانینِ قدرت پر خدا تعالیٰ نے جن فرشتوں کو مامور کیا ہے، وہ جو تحریر کرتے ہیں اُن کو میں گواہ ٹھہراتا ہوں کہ تُو اپنے رب کی نعمت کے نتیجے میں ہرگز مجنون نہیں ہے۔ اس گواہی نے یہ بتایا کہ یہ محض اعلان نہیں کیا جا رہا کہ تو مجنون نہیں ہے بلکہ یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ تو علم و معرفت کے انتہائی مقام پر پہنچا ہُوا ہے کیونکہ علم و فکر کے ارتقاء کا موجب جو چیزیں بنیں ان کو گواہ ٹھہرا دیا۔ اور تحریروں میں سے بھی سب سے اعلیٰ پایہ کی تحریر جو علم کی مظہر ہے یعنی خُدائی تقدیر کی تحریر اُسے گواہ ٹھہرایا۔ تو مطلب یہ ہے کہ تُو علم و فکر کی انتہائی بالا مقام پر پہنچا ہُوا ہے۔ بجائے یہ کہ تجھے یہ مجنون کہتے ہیں۔ اور اس کا ایک ثبوت یہ دیا کہ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ۔ پاگل آدمی تو مرفوع القلم ہُوا کرتا ہے۔ وہاں بھی لفظ قلم استعمال کیا جاتا ہے کہ اس سے قلم اُٹھا لی گئی ہے۔ نہ اُسے کوئی سزا، نہ کوئی جزا۔ ہاں اپنے کئے کی خود بخود قانونِ قدرت کے طور پر سزا پاتا چلا جاتا ہے۔ ہر نیکی اور ہر فائدے سے محروم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کے برعکس وہ جو نیک عمل کرنے والا ہو۔ اور عمداً آنکھیں کھول کر نیکی کے میدان میں قدم رکھنے والا ہو۔ اس کے ساتھ ایک اجر کا قانون بھی چلتا ہے۔ اور ہر انسان جو بالارادہ کوئی نیکی کا فعل کرے، صاحب عقل و فہم بھی ہو، اور باعمل بھی ہو اُس کو اجر بھی ملتا ہے۔ تو فرمایا کہ تیرا اجر تو غیر ممنون ہے۔ تیرے چھوٹے سے چھوٹے فعل کا بھی ایسا اچھا ہم نتیجہ نکالتے ہیں۔ اور ایسا دائمی نتیجہ نکالتے ہیں جو منقطع ہونے والا نہیں۔ دُشمن بھی بظاہر ایک کوشش کر رہا ہے اور تُو بھی ایک کوشش کر رہا ہے لیکن اُس کی کوششیں بے پھل اور بے ثمر ثابت ہوتی ہیں۔ تیری ادنیٰ سی کوششوں کو بھی ایسے پھل لگتے ہیں جو ختم ہونے میں نہیں آتے۔ لامتناہی سلسلہ انعامات کا چلتا ہے تو تجھے یہ کیسے مجنون کہہ سکتے ہیں۔ مجنون تو اپنے پائے ہُوئے کو کھو دیا کرتا ہے۔ کجا یہ کہ معمولی اور ادنیٰ کوششیں بھی باثمر ثابت ہو جائیں۔ تو فرمایا، تیری ذات کے ساتھ ایک اجر غیر ممنون وابستہ ہو چکا ہے۔

آنحضرت صلعم کا خُلقِ عظیم

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اور تیرا اخلاق بہت عظیم ہے۔ فرمایا (اُردو میں یہ ترجمہ درست نہیں، عربی کے متبادل محاورہ کوئی نہیں اس لئے یہ ترجمہ کیا گیا ہے) اس کا ترجمہ یہ بنتا ہے کہ تُو عظیم خُلق پر ہے۔ عظیم خُلق پر ہونے کا مفہوم خُلق کے اُوپر غالب آنے کا مفہوم ظاہر کرتا ہے۔ یعنی یہ نہیں کہ محض تیرے اخلاق اچھے ہیں بلکہ جس طرح ایک اعلیٰ گھوڑ سوار اپنے گھوڑے کو قابو میں رکھتا ہے، اس کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے، اس کے اشارے پر چلتا ہے۔ اس طرح تو اخلاق کا سوار قرار دیا گیا ہے۔ اخلاق تیری قدرت سے باہر نہیں ہیں۔ تو پوری طرح اُن پر فائز اور قائم ہے۔ پس عَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ میں آنحضرت صلعم کے اخلاق کو ایک بہت ہی بڑا خراجِ تحسین دیا گیا ہے کہ تُو اخلاق کا شہسوار ہے۔ نیز فرمایا، جس میں یہ عظیم صفات پائی جاتی ہیں، وہ ضائع نہیں ہوتا۔ اور اس کی بصیرت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بھی حاصل ہوئی کہ اُنہوں نے فرمایا کہ اے محمدؐ! تو اعلیٰ اخلاق پر فائز ہے۔ خدا تمہیں ضائع نہیں کرے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ۔ یہ بات بتاتی ہے کہ یہ صفات جہاں انتہائی اعلیٰ فکر و تدبر اور زیرکِ اخلاق کی مظہر ہیں۔ ان کے ہوتے ہوتے جنون کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

آنحضرتؐ کے مخالفین کا بدانجام

ہاں! تیرے مخالفین میں ان صفات کا عدم پایا جاتا ہے اور اس کے برعکس صفات پائی جاتی ہیں۔ اور جس میں اس کے برعکس صفات پائی جائیں وہ لازماً مجنون ہوتا ہے۔ فرمایا کہ تو مجنون نہیں ہے۔ تیرے سارے مخالف لازماً مجنون ہیں۔ اور ہم یہ بات کھولنے والے ہیں۔ تو بھی دیکھے گا اور یہ بھی دیکھیں گے۔ اور بالآخر روزِ روشن کی طرح یہ حقیقت دنیا کے سامنے آجائے گی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر اُس صفت سے مُزیّن تھے جو جنون کے برعکس صفت کہلاتی ہے۔ اور آپؐ کے مخالفین ہر وہ صفت رکھتے تھے جس کے نتیجے میں جنون پیدا ہوتا ہے یا جو جنون کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ فرمایا، رب کے بیان کے مطابق یہ وہ صفات ہیں جو ظاہر کریں گی کہ کون ہدایت پر ہے اور کون ہدایت سے دُور ہے۔ فرمایا، اس سے یہ مُراد نہیں کہ ابھی تک معاملہ مشکوک ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہم جو جانتے ہیں کہ کون ہدایت پر ہے اور کون گمراہی پر ہے، ہم بتا رہے ہیں کہ جو ہدایت پر ہوتے ہیں اُن کی یہ صفات ہوتی ہیں اور جو گمراہ ہوتے ہیں وہ اِن صفات سے عاری ہوتے ہیں۔

آنحضرتؐ کے مخالفین سے اِعراض کی نصیحت

فرمایا فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ نے اس کی تصدیق کر دی کہ چونکہ تو خدا تعالیٰ کے نزدیک ہدایت پر ہے اِس لئے جھٹلانے والوں کی کسی بات کی پیروی نہ کر۔ کیونکہ جو مجنون ہو، جس کی عقل پر خبط سوار ہو چکا ہو اُس کی ایک ادنیٰ سی بات بھی ماننے کے لائق نہیں۔ فرمایا کمینے لوگ جو مجنون بھی ہوں اور خدا تعالیٰ کی جھوٹی قسمیں کھانے والے ہوں اور ہر قسم کے حُسنِ خُلق سے عاری ہوں۔ ان لوگوں کی بات مان کر سوائے اپنے نقصان کے اَور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

جماعتِ احمدیہ کے لئے گہرا سبق

فرمایا، احمدیوں کے لئے اِن آیات میں بہت گہرا سبق ہے۔ یہ وہ کسوٹی ہے جس پر ہم اپنے حُسن و قُبح کو ہر وقت دیکھ سکتے ہیں۔ یہ وہ آئینہ ہے جس میں ہم اپنا چہرہ دیکھ کر معلوم کر سکتے ہیں کہ کس حد تک ہم حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر ہیں اور ہدایت پر ہیں۔ اور کس حد تک ہم گمراہوں کے نقشِ قدم پر ہیں۔ اور یہی وہ صفات ہیں جو فیصلہ کُن ثابت ہوں گی۔ اُن کے ہاتھ میں نون اور قلم پکڑائے جائیں گے۔ جو اِن صفات کے حامل ہوں گے خُدا کی تحریریں اُن کے حق میں جاری ہوں گی۔

مخالفینِ احمدیت سے خطاب

پھر حضور انور نے ایک اور آیت اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بھلا ہو سکتا ہے کہ ہم مسلمانوں کو مجرموں کی شکل میں بنائیں یا مجرموں کو مسلمان قرار دیں۔ تم کیا باتیں کر رہے ہو۔ اور کیسے فیصلے کر رہے ہو۔ مجرم تم ہو۔ تمہارے اعمال داغدار ہیں۔ ہر قسم کے گناہوں کے مرتکب ہو۔ اور تم مسلمان بنے بیٹھے ہو۔ اور جو لوگ مجرم نہیں ہیں، اُن کو تم غیر مسلم قرار دے رہے ہو۔ اتنا نہیں سوچتے کہ ہو کیسے سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو مجرموں کی شکل میں بنا رہا ہو اور اس بات سے تو دُنیا کا کوئی انسان انکار نہیں کر سکتا کہ بعض حکومتیں جو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے رہی ہیں، ہر قسم کے جُرموں میں مبتلا ہیں سربراہانِ مملکت اقرار کر رہے ہیں کہ بدیاں اُن کی زندگی کے ہر شعبہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور قوم کے اخلاق بہتر بنانے کی بجائے آج ہم قوم کو بدتر حالت میں دیکھ رہے ہیں۔ ہر شعبۂ زندگی تباہ ہو چکا ہے۔ یہ اقرار کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور وہ لوگ جن کے اخلاق بہتر ہیں جن کو خُدا تعالیٰ نے شرافت اور نجابت بخشی ہے اور اپنے عمل میں اور اپنے کردار میں وہ بعض ایسی صفات کے حامل ہیں کہ اُن کے دُشمن بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ یہ ہیں با اخلاق لوگ! فرمایا، پاگل ہو گئے ہو تم؟ ہو کیا گیا ہے تمہیں؟ یہ فیصلے کر رہے ہو آج کہ جو اخلاق کے حامل ہیں اُن کو تو تم غیر مُسلم قرار دے رہے ہو۔ اور جو اخلاقِ حسنہ سے عاری ہیں اُن کو مُسلمان قرار دے رہے ہو۔ کیا خُدا نے یہ اختیار تمہیں دے دیا ہے کہ جو تم کرتے جاؤ وہ خدا کی تقدیر بن جائے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ تمہاری پسند اور خدا تعالےٰ کی پسند میں فرق ہے۔ خُدا تعالےٰ کی پسند چلے گی اور تمہاری پسند نہیں چلے گی۔

نون وَالْقَلَم نے بتایا کہ قلم اور تحریریں خدا تعالےٰ کے قبضے میں ہیں اور تمہیں یہ اختیار نہیں ہے کہ خدا تعالےٰ کے فیصلوں کو بدلو۔ خُدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم حق اور باطل کو ظاہر کرنے والے ہیں۔ اور دُنیا کی نظروں میں تم ہی پاگل ثابت ہو گے۔ تمہاری حرکتیں مجنونانہ ثابت ہوں گی۔ اور جن کو تم مجنون قرار دے رہے ہو وہی صاحبِ فہم قرار دیئے جائیں گے۔

جماعتِ احمدیہ کے لئے ضمانت

پس جماعتِ احمدیہ کے لئے اِس سے زیادہ اَور کیا ضمانت ہو سکتی ہے کہ قرآن کریم میں صاحبِ لوح وقلم نے یہ ضمانت عطا فرما دی ہے کہ تم حضرت اقدس محمد مصطفےٰؐ کے اخلاق کا دامن پکڑ لو اور اس پر قائم ہو جاؤ۔ اور اس پر صبر کر کے بیٹھ جاؤ۔ پھر خدا قسم کھاتا ہے قلم اور دوات کی۔ اور اُن تحریروں کی جو تقدیر کی تحریریں ہوتی ہیں کہ لازماً تم غالب آؤ گے۔ اور تم میں اور تمہارے مخالفوں میں فرق کر کے دکھایا جائے گا۔

فرمایا، آپؐ خُلقِ عظیم پر قائم ہوں۔ اگر ان سے عاری ہو جاؤ گے تو پھر کوئی ضمانت باقی نہیں رہے گی۔ اس لئے غیر معمولی اخلاقِ حسنہ کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیئے جو کہ گہرے اخلاق ہیں۔ محض ظاہری نہیں۔ کسی مقام پر کھڑے نہ ہوں۔ ہر خلق کو صیقل کرتے رہیں۔ اور کوشش کریں کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تر پہنچتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(منقول از ہفت روزہ "النصر" لندن ۱۰ر اکتوبر ۱۹۸۶ء)

حدیث نبویؐ لَایَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّایَشْكُرُ النَّاسَ۔
نہیں شُکر کرتا اللہ کا جو نہیں شُکر کرتا لوگوں کا۔

درخواست ہائے دُعا

● بدر کے حادمِ خاص مکرم جہانگیر علی صاحب ابن مکرم عمر علی صاحب مرحوم ساکن سورو (اُڑیسہ) دو صد روپیہ اعانتِ بدر ادا کر کے اپنی پریشانیوں کے ازالہ کیلئے، کاروبار میں خیر و برکت، چھوٹے بھائی عزیز مظہر علی کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور دینی و دُنیوی ترقیات کیلئے ● مکرم رحمت اللہ صاحب بی اے سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سورو کی بیٹی عزیزہ نصرت جہاں مبشرہ سلمہا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پانچویں جماعت فرسٹ ڈویژن کے ساتھ اور مڈل بورڈ .... پوزیشن کے ساتھ نمایاں کامیابی اور سکالرشپ عطا فرمایا ہے۔ موصوف اس خوشی میں ... روپیہ اعانتِ بدر ادا کر کے عزیزہ کی دینی اور دُنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار ... پیام ادریس برق نمائندہ ...

دُعا میں سُستی کرنے والا بھی مُتکبّر ہے!
(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ)
پیشکش: گلوب ... ۱۰ بی رابندرا سرانی کلکتہ ۷۳ ... فون: 27-0441
گرام: GLOBEXPORT

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجالس علم و عرفان

گزشتہ مہینوں کی مختلف تاریخوں میں منعقدہ مجالس علم و عرفان میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند سوال و جواب انگریزی جوابات کا اردو خلاصہ ہفت روزہ النصر لندن کے شکریہ کے ساتھ درج ذیل کیا جا رہا ہے۔
(ایڈیٹر)

سوال:۔ بعض یورپین کہتے ہیں کہ تمہارا مذہب تو اچھا ہے لیکن یہ ایشین مذہب ہے اس لئے ہم اسے اختیار نہیں کر سکتے۔ اس کا کیا جواب ہے؟

ج:۔ فرمایا کہ دراصل سوال کرنے والے صاحب یہاں مذہب کو کلچر سے ملا رہے ہیں جو اصولاً غلط ہے۔ مذہب کا مقابلہ مذہب سے کرنا چاہیئے۔ اس لحاظ سے تو عیسائیت بھی مشرقی ہے۔ مذہب کے لئے جگہ کی کوئی قید نہیں۔ کوئی مذہب مشرقی یا مغربی نہیں ہوتا اور اسلام کا تو دعویٰ ہی عالمگیر مذہب ہونے کا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اسلام کے متعلق اعلان کرتا ہے کہ اسلام کا نور نہ مشرق سے متعلق ہے اور نہ مغرب سے (لا شرقیۃ و لا غربیۃ) نیز اسلام کے پیروکاروں کو امۃً وسطاً قرار دیکر اسلام کو وسطی مذہب کہا ہے۔ پس اس مذہب کو جو نہ مشرقی ہے اور نہ مغربی ہے بلکہ عالمگیر ہونے کا اعلان کرتا ہے کس طرح مشرقی مذہب قرار دیکر رد کیا جا سکتا ہے؟ اسلام میں وہ تمام خصوصیات بدرجہ اتم موجود ہیں جو ایک عالمگیر مذہب میں ہونی چاہئیں۔ لہٰذا اس کا تعلق کسی خاص علاقے یا زمانے سے نہیں ہے۔

سوال:۔ لیبیا کی حکومت کا یہ اقدام کس حد تک اسلامی تعلیم کے مطابق ہے کہ تمام مساجد میں حکومت کی طرف سے جاری کردہ خطبہ جمعہ ہی پڑھا جائے؟

ج:۔ فرمایا: اسلامی تاریخ میں جب خلافت ملوکیت میں بدل گئی تو سیاسی بے اطمینانی کی وجہ سے تمام مساجد میں ایک مرکزی خطبہ بھجوایا جاتا رہا تاکہ مساجد میں صرف وہی خطبہ پڑھا جائے اور یہ قدم اٹھانے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اس زمانے میں بعض نئے نئے فرقوں کی تشکیل ہو رہی تھی اور اسی طرح بعض سیاسی تحریکات کی وجہ سے عوام میں انتشار پیدا کیا جاتا تھا اور مساجد ایسی تمام سرگرمیوں کا مرکز اور مسکن ہوا کرتی تھیں۔ سیاسی نظریات کو عوام الناس میں پھیلانے کا واحد ذریعہ بھی مساجد ہوتی تھیں۔ لہٰذا اس وجہ سے انہوں نے پابندی لگائی تھی۔ بہرحال اس پابندی کی کوئی وجہ بھی ہو وہ مذہبی ہرگز نہیں تھی۔ بلکہ سیاسی نوعیت کی تھی۔ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق آنحضرت ﷺ اور خلافت راشدہ کے زمانہ میں مختلف مساجد کے امام ضرورت وقت کے لحاظ سے اپنا اپنا خطبہ دیتے رہے ہیں اور اس زمانہ میں بھی یہی حال ہے۔ اگرچہ بعض اوقات احمدیہ مساجد کے ائمہ کا یہ طریق کار رہا ہے کہ وہ مساجد میں خلیفۃ المسیح کے خطبات جمعہ اس لئے پڑھ کر سناتے رہے ہیں تاکہ لوگ خلیفۂ وقت کے ارشادات سے آگاہ رہیں اور خلیفۂ وقت کا لوگوں سے براہ راست تعلق قائم رہے اور یہ کارروائی صرف اور صرف اس نظریے کے تحت کی جاتی رہی ہے اور جہاں تک مجھے علم ہے کسی خلیفۂ وقت نے کسی بھی وقت ایسا کوئی حکم جاری نہیں کیا۔ ہاں اگر ناظر اصلاح و ارشاد نے ایسی کوئی تجویز بھجوائی ہو تو میرے علم میں نہیں۔ اس سلسلے میں ایک بات اور یاد رکھنے کے قابل ہے کہ خلیفۂ وقت کے خطبات میں سے بھی جس خطبے کو اس مسجد کے امام نے حالات اور وقت کی مناسبت سے مناسب سمجھا، اپنی مرضی سے پڑھ کر سنایا۔ کسی ایک خطبہ کو تمام مساجد میں نہیں پڑھا جاتا۔ علاوہ ازیں جہاں بھی خلیفۃ المسیح کا خطبہ پڑھا جاتا ہے وہاں امام پہلے خود اپنا مختصر سا خطبہ دیتا ہے اور پھر خلیفۃ المسیح کا خطبہ پڑھنے کے بعد پھر اپنا خطبہ دیتا ہے جو کہ اصل خطبہ سمجھا جاتا ہے اور یہ درمیانی خطبہ اس لئے دیا جاتا ہے کہ لوگ خلیفۂ وقت کے احکامات براہ راست خلیفۂ وقت کی زبان سے سننے کا موقع پا سکیں۔ میں نے خود لاہور اور کراچی میں یہ صورتحال دیکھی ہے کہ پہلے ایک خطبہ امام مسجد کی طرف سے دیا جاتا تھا۔ جو کہ وقت کے تقاضوں کے مطابق ہوتا تھا اور اس کے بعد خلیفۂ وقت کا خطبہ پڑھ کر سنایا جاتا تھا۔ اس قسم کی کارروائی کسی لحاظ سے اسلام کے منافی نہیں۔ ہاں اس کو لازمی قرار دینا غلط ہے۔ ہر مسجد میں اس کو قانونی قرار دینا مذہب میں دخل اندازی کے مترادف ہے۔ قرآن کریم اور احادیث و سنت نبوی ﷺ کی رُو سے کسی کو مساجد میں دخل اندازی کرنے کا حق نہیں۔ ہر اسلامی ملک کے سیاسی نظریات مختلف ہیں۔ پاکستان اور سعودی عرب میں اسلام کو سرمایہ داری کا حامی قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس شام اور لیبیا میں اسلام Socialism کا حامی بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور ہر ملک ہر اس بات کو اسلام کے خلاف سمجھتا ہے جو ان کی سیاسی پالیسی کے خلاف ہو لہٰذا اگر اسلام مقامی حکومتوں کو اپنی مرضی کے خطبات عوام پر زبردستی ٹھونسنے کی اجازت دیدیتا تو وہ اپنے ذاتی نظریات اسلام کے نظریات بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کرتے۔ اس لئے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

سوال:۔ اگر قرآن کریم میں سب علوم موجود ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کیوں فرمایا کہ اگر تمہیں کسی مسئلے کا جواب قرآن کریم، حدیث اور سنت سے نہ ملے تو "فقہ حنفیہ" پر عمل کر لیا کرو۔

ج:۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس تحریر میں جو الفاظ استعمال فرمائے ہیں ان پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "اگر تم کسی مسئلے کا حل تلاش نہ کر سکو تو پھر ......" یہاں یہ لفظ "سکو" قابل غور اور اہمیت کا حامل ہے۔ اس لفظ کی موجودگی میں یہ مطلب ہرگز نہیں لیا جا سکتا کہ اس خاص مسئلے کا حل قرآن کریم میں موجود نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ڈھونڈنے والا اس کو تلاش نہ کر سکے تو پھر فقہ حنفیہ پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ بڑے بڑے عالم بھی قرآن کریم سے پوری آگاہی رکھنے کے باوجود بعض اوقات کسی خاص معاملے میں صحیح رہنمائی حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک اللہ تعالیٰ ان کو وہ خاص نقطہ نہ سمجھائے وہ سمجھ نہیں سکتے اور یہ بھی ممکن ہے کہ انسان تلاش کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں اس نقطے کو پالے۔ اس مقام پر حضرت مسیح موعودؑ نے اسی حقیقت کو بیان فرمایا ہے کہ اگرچہ قرآن کریم میں ہر قسم کے مسائل کا حل موجود ہے لیکن اگر کوئی شخص باوجود کوشش بسیار کے تلاش نہ کر سکے تو پھر فقہ حنفی پر عمل کرے۔

(مجلس عرفان ۲۰ جون ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن)

سوال:۔ خلافت احمدیہ کی بقا اور دوام کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے گئے ہیں؟

ج:۔ فرمایا۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کی خلافت کا تعلق ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دیدی تھی کہ آپ کی خلافت تاقیامت جاری رہے گی۔ فرمایا۔ یہ اسی طرح ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خلافت اب تک قائم ہے۔ یہ سوال اس وقت زیر بحث نہیں کہ وہ خلافت حقہ تھی یا نہیں لیکن بہرحال جاری ہے۔ اس کے برعکس حضرت مسیح موعودؑ کو ہزار سال تک خلافت صالحہ جاری رہنے کی خدا تعالیٰ نے بشارت دی اور آپ کو ایک ہزار سال کا مجدد قرار دیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے بعد زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ جہاں تک روزمرہ کے مسائل کا تعلق ہے، خلیفۂ وقت ان کو بخوبی حل کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اس فتنے سے آگاہی اور نپٹنے کے مکمل وسائل رکھتا ہے جو خلافت احمدیہ کے مستقبل کے لئے باعث خطرہ ہو سکتے ہیں۔

فرمایا۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے ایک منظم جماعت ہے اور ہم دعویٰ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں اس قسم کی یا اس سے بہتر جماعت موجود نہیں خواہ وہ مذہبی ہو یا غیر مذہبی۔ جماعت احمدیہ کی کوئی بھی شاخ خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی اس طرح سے منظم ہے کہ ہر حصہ اپنے اپنے طور پر سرگرم عمل ہے۔

ہمارا نظام انتخاب جمہوری ہے جو کہ تمام دنیا میں کام کر رہا ہے اور کوئی بھی شخص اپنے متعلق غلط اور جھوٹا پروپیگنڈہ نہیں کر سکتا بلکہ وہ کسی بھی قسم کا پراپیگنڈہ نہ تو کرتا ہے اور نہ ہی اسے اس بات کی اجازت دی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ جو شخص کسی عہدے کے لئے چنا جاتا ہے وہ اپنا نام بھی خود پیش نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ہی اس

نظام کا نگران نظام خلافت ہے۔ اگر کسی جگہ انتخابات میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو خلافت کے نمائندے اس بات کا دھیان رکھتے ہیں کہ کسی قسم کا نقصان پہنچنے سے پیشتر اس شخص کو الگ کر دیا جائے جو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ یہ ایک ایسا عمدہ اور اعلیٰ نظام ہے کہ جس میں نظام خلافت اللہ تعالیٰ کا خادم بن کر جمہوری خیالات کی نگرانی کرتا ہے۔

فرمایا۔ اس سے پیشتر اسلام میں بھی ایسے کسی نظام کی مثال نہیں ملتی۔ یہ دنیا میں اپنی قسم کا واحد نظام ہے۔ اسی لئے حضرت مصلح موعودؓ کو آپ کی پیدائش سے پیشتر ہی مصلح موعود قرار دیا گیا تھا کہ آپ سے قبل کوئی شخص ایسا شاندار نظام قائم کرنے کے قابل نہیں ہوا جو نہایت درجہ متوازن ہو۔ اس نظام میں اوپر سے لیکر نیچے تک کوئی نہ کوئی آنکھ اس کی نگرانی کر رہی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ نائیجیریا کے دور دراز علاقہ میں واقع ہونے والی معمولی سے معمولی بات بھی خلیفۂ وقت سے چھپی نہیں رہ سکتی اور پیشتر اس کے کہ کوئی شرارت سر اٹھا سکے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا قلع قمع کر دیا جاتا ہے اور یہ کام بہت مؤثر انداز سے کیا جاتا ہے۔ فرمایا۔ یہ ایک ایسی تنظیم ہے جو کہ نہایت خاموشی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا کوئی کام ہی نہیں ہو رہا لیکن فی الحقیقت بڑے بڑے امور سرانجام پا رہے ہوتے ہیں۔

فرمایا کہ وہی نظام زیادہ مؤثر ہوتا ہے جس میں کسی قسم کا شور شرابہ نہ ہو اور آرام سے سب کام ہوتے چلے جائیں۔ جس طرح قرآن کریم میں آتا ہے "ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ" کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو منظم کر کے اور ایک سرکل چلا کر اب اپنے تخت پر بیٹھ کر صرف نگرانی کر رہا ہے اور دیکھنے میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ تمام دنیا کا نظام خود بخود کام کر رہا ہے۔ اور یہی سبق خدا تعالیٰ نے ہمیں بھی دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی تنظیم ہے جو اسی قسم کے نظام کی مالک ہے۔

(مجلس عرفان ۲۷ جون ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن)

سوال:- بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ مسیح موعود کے ظہور کے ساتھ مسلمانوں کے ظاہری دنیوی غلبہ کی پیشگوئی تھی لیکن مرزا صاحب کے ذریعہ یہ پوری نہیں ہوئی۔

جواب:- فرمایا۔ ایسا سوال کرنے والے لوگ ایک مذہبی لیڈر کا انتظار کر رہے ہیں یا پھر کسی سیاسی لیڈر کا۔ ان لوگوں کے نظریات بھی حضرت عیسیٰؑ کے وقت کے یہود کے نظریات سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ ایک اور مشابہت پرانے اور نئے مسیح کے درمیان نکل آئی ہے اور اس زمانہ میں بھی لوگ موجودہ مسیحؑ سے وہی توقعات رکھتے ہیں جو اس وقت کے یہود پہلے مسیح سے رکھتے تھے۔ انہوں نے بھی حقائق کو بگاڑ کر پیشگوئی کا غلط مطلب لے لیا تھا اور اس مسیح کا انتظار کرتے رہے جو ان کو روحانی نہیں بلکہ دنیاوی شان و شوکت دلائے گا۔ اس لئے وہ مذاق اڑاتے تھے اور مسیح سے پوچھتے تھے کہ تم کس جگہ کا تاج لائے ہو اور ہنسی ٹھٹھا کرتے ہوئے انہیں کانٹوں کا تاج پہنایا۔ موجودہ مسیح علیہ السلام چونکہ مسیح محمدی ہیں اور ان کی بعثت تمام دنیا کی طرف ہے لہٰذا تمام دنیا اس قسم کے اعتراضات کر سکتی ہے۔

سوال:- قرآن کریم فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے آسان بنایا ہے۔ اس کے باوجود مسلمانوں میں اختلافات کیوں ہیں؟

جواب:- فرمایا۔ مسلمانوں کو آپ یہ جواب دے سکتے ہیں کہ باوجود یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو آسان بنانے کا اعلان کیا ہے پھر بھی دنیا کی ایک بہت بڑی تعداد اس کو سمجھ نہیں سکی اور اسی طرح عیسائی صاحبان پر بھی یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے پیغام کو اس وقت کے یہود نے کیوں نہیں قبول کیا حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بار بار ان کو بتایا کہ میں ہی سیدھا راستہ ہوں اور صرف ایک ہی راستہ ہوں لیکن اس کے باوجود یہود کو وہ راستہ نظر نہ آیا۔

فرمایا۔ اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی پہلی آیت میں بیان فرمائی ہے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ یعنی سچائی کو سمجھنے اور پہچاننے کے لئے اور پھر اس سچائی کو مخالفت کے باوجود قبول کرنے کی جرأت صرف متقیوں کو ملتی ہے۔ صرف وہ لوگ جو خدا سے ڈرتے ہیں سچائی کو دیکھ کر یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ یہ سچ ہے اور ایسے لوگ دنیا میں بہت کم ہیں۔

سوال:- قرآن کریم میں ایک جگہ فرمایا کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان، نجات کے لئے کافی ہے اور دوسری جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچا اور قابل قبول مذہب صرف اسلام ہے۔ ان دونوں آیات میں کس طرح مطابقت پیدا کی جا سکتی ہے؟

جواب:- فرمایا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اعلان کرتا ہے کہ

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ۔۔۔۔۔ یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اچھے عمل کرتا ہے ان کا تعلق خواہ کسی مذہب سے ہو ایسے لوگوں کو کسی قسم کا ڈر نہیں ہونا چاہیئے اور نہ انہیں کوئی غم ہوگا۔ کیونکہ سچائی کسی کی میراث نہیں۔ حتیٰ کہ ان مذاہب کے پیروکار بھی جن کے خلاف اسلام جنگ کر رہا ہے اگر سچے دل سے اللہ پہ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں تو ان کو ڈرنے کی ضرورت نہیں لیکن اس کے ساتھ ہی قرآن کریم اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ اور وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ کے اعلانات کرتا ہے۔ پہلے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسانیت کا مذہب صرف اسلام ہے اور دوسرے کا یہ کہ جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کو اپنا مذہب قرار دیتا ہے اس کا ایمان اللہ تعالیٰ رد کر دے گا اور قبول نہیں کرے گا۔ قرآن کریم کے ان دونوں بیانوں میں بظاہر جو تضاد نظر آتا ہے وہ صرف قرآن کریم کی تعلیم اور طرز بیان سے نا واقفیت کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق تمام مذاہب کی بنیادی تعلیم ایک ہے اور تمام مذاہب کے بنیادی امور ایک دوسرے سے لازمی طور پر مطابقت رکھتے ہیں۔ سب سے پہلا اور اہم اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے۔ اگر کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے خواہ اس کا طریقہ کچھ بھی ہو۔ دوسرا انسانوں سے ایماندارانہ اور منصفانہ سلوک کریں۔ زکوٰۃ دیں۔ یعنی دوسروں کے حقوق غصب کرنے کی بجائے ان کے حقوق دیں اور اپنے حقوق وصول کریں۔ تمام مذاہب کی بنیادی تعلیم میں مندرجہ بالا تعلیم مشترک ہے۔ قرآن کریم کے مطابق مختلف مذاہب میں، مختلف اوقات میں، مختلف تعلیمات لوگوں کو دی گئی ہیں اور پھر یہ تعلیمات اس وقت تک منسوخ یا تبدیل نہیں کی گئیں جب تک کہ مندرجہ ذیل دو صورتوں میں سے ایک واقعہ ہوئی ہو۔

① پرانی تعلیم کی اصلاح کر کے اس کو نئی شکل میں پیش کیا ہو ② اس سے بہتر تعلیم دے کر پہلی کو بالکل منسوخ کر دیا ہو۔

مثال کے طور پر حضرت آدمؑ کو جو تعلیم دی گئی وہ وقت کے ساتھ ساتھ لوگوں کی مداخلت کی وجہ سے بگڑ گئی۔ بگڑے ہوئے نظریات اس میں داخل ہوتے گئے حتیٰ کہ مذہب کا نام تو وہی رہا لیکن اس کی شکل بگڑ کر کچھ سے کچھ ہو گئی۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کسی نبی کو بھیج کر اس کی اصلاح کرتا ہے جو پرانی تعلیم کو نہ منسوخ کرتا ہے اور نہ بالکل نئی تعلیم لاتا ہے بلکہ کہتا ہے کہ مذہب میں فلاں فلاں تبدیلی انسانی ہاتھوں نے کی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اصل تعلیم مجھے الہاماً بتائی ہے اور وہ اس طرح وہ مذہب ایک دفعہ پھر صحیح ہو جاتا ہے۔ یہ تو ہوئی ایک صورت لیکن اس کے علاوہ ایک دوسری صورتحال پیدا ہوتی ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ انسانی ذہن اس قدر ترقی کر لیتا ہے کہ پرانی تعلیم ان کے لئے موزوں نہیں رہتی۔ لوگ ذہنی طور پر زیادہ باشعور ہو جاتے ہیں۔ نیز وقت کے ساتھ ساتھ نئے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں جن کا حل پرانے مذاہب میں موجود نہیں ہوتا۔ غرض یہ کہ پرانی تعلیم کسی بچے کے ان کپڑوں کی طرح ہو جاتی ہے جو عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ چھوٹے ہوتے جاتے ہیں۔ اس صورتحال میں اللہ تعالیٰ وقت کی مناسبت سے نئی نئی تعلیم بھجواتا رہا۔ یہاں تک کہ انسان پہ ایک ایسا وقت آگیا کہ وہ ذہنی طور پر بالغ ہو گیا اور جس طرح جسم جوان ہونے کے بعد بار بار کپڑوں کا سائز بدلنا نہیں پڑتا۔ اسی طرح ذہنی بلوغت کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کو بالکل نئی اور مکمل تعلیم دے کر تمام بنی نوع انسان کو ایک جھنڈے تلے جمع کرنے کا اعلان کر دیا۔ وہ نئی تعلیم جہاں ہر لحاظ سے مکمل ہے وہاں اس میں تمام مذاہب کی بنیادی تعلیم موجود ہے اور اس کا نام اللہ تعالیٰ نے اسلام رکھا ہے۔ جس شخص تک اسلام کی تعلیم پہنچ جائے اور وہ پھر بھی پرانی تعلیم پہ اصرار کرے، اس شخص سے زیادہ بیوقوف انسان کون ہوگا۔ فرمایا۔ فرض کریں کہ ایک ہزار سال قبل پیرس سے لندن جو سڑک پہلے بنی تھی اور لندن کو ملاتی تھی۔ بہرحال وہ ایک سڑک تھی اور اس میں وہ تمام خصوصیات تھیں جو ایک سڑک میں ہونی چاہئیں۔ وہ سڑک اپنے وقت کی تمام ضروریات پوری کرتی رہی ہے اور وقتاً فوقتاً اس کی مرمت بھی ہوتی رہی ہے۔ اب جبکہ زمانہ ترقی کر گیا ہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ موٹر وے تیار ہو چکے ہیں اور ایک بہت بڑی تعداد ان پر سفر کر رہی ہے

(آگے ص ۸ پر ملاحظہ فرمائیے)

جماعت احمدیہ کے بارہ میں برطانوی ٹیلیویژن کا خصوصی پروگرام

مرتبہ: مکرم عبدالحمید غازی صاحب۔ لندن

مؤرخہ ۲۸ اپریل ۱۹۸۶ء بروز سوموار برطانوی ٹیلیویژن کے چینل نمبر ۴ ITN نے سات بجے شام کی خبروں میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں آٹھ منٹ کا خصوصی پروگرام پیش کیا جس کا اردو ترجمہ ہفت روزہ النصر لندن کے شکریہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

پروگرام کے آغاز میں خبریں پیش کرنے والے اناؤنسر نے کہا:۔

سر جیفری ہاؤ (برطانوی وزیر خارجہ) نے اپنے حالیہ دورہ پاکستان کے دوران جماعت احمدیہ کے چار افراد کے بارہ میں) جنہیں حکومت پاکستان کی طرف سے سزائے موت سنائی گئی ہے، سوال اٹھایا۔ انہیں اس لئے مجرم ٹھہرایا گیا ہے کہ وہ عبادت گاہوں میں رونما ہونیوالے دو دہشت گردی کے واقعات میں ملوث پائے گئے۔ جن میں چار مسلمان افراد ہلاک ہو گئے۔ اگر صدر ضیاء الحق ان پر رحم نہ کریں اور ایسا لگتا نہیں کیونکہ وہ ان کو پھانسی دینے کے بارے میں سزاؤں کی توثیق کر چکے ہیں تو ان کو پھانسی دیدی جائے گی۔

جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ وہ مسلمان ہیں لیکن حکومت پاکستان نے اس جماعت کو غیر مسلم قرار دیدیا ہے اور ان کے لئے اپنے مذہبی شعائر اور عقائد پر عمل پیرا ہونے کی آزادی پر قدغن لگادی ہے اور اسے مسدود کر دیا ہے۔ احمدیوں کا کہنا ہے کہ انہیں ان کے مذہبی عقائد کی وجہ سے تکالیف دی جارہی ہے اور ان کے مذہبی راہنما لندن میں جلاوطن ہیں۔

پاکستان سے گراہم واکر کی رپورٹ یہ ہے:۔

(وضو اور نماز ظہر کا منظر پیش کرتے ہوئے)

"پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبے ربوہ میں ظہر کی نماز کا یہ منظر ہے۔ دنیا کی نگاہوں میں یہ لوگ نماز کی تیاری کر رہے ہیں جیسے ان گنت مسلمان صدیوں سے کرتے چلے آئے ہیں لیکن اسلامی پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خصوصی عقائد ناقابل قبول قرار دیئے گئے ہیں۔ ان کو مرتد شمار کیا جاتا ہے جو مسلمانوں کا روپ دھارے ہوئے ہیں۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھاتے ہوئے)

اس مسئلے کا آغاز (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) سے ہوتا ہے جنہوں نے گذشتہ صدی کے آخر میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ ان کا یہ پیشگوئیاں کرنے کا دعویٰ عامۃ المسلمین کو ستیخ پا کرتا ہے کیونکہ ان کے عقیدہ کے مطابق (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جس مسیح کی آمد کی بشارت دی تھی اس نے ابھی آنا ہے لیکن دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ایک کروڑ سے زائد (احمدیہ) جماعت کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ انہوں نے اسلام میں نئی روح اور نئی زندگی پیدا کی ہے جس سے اسلام خالص اور شفاف ہو گیا ہے لیکن پاکستان میں جو اسلامی عقائد کے لئے معرض وجود میں آیا، دین کے نظریاتی احکام کے تحفظ نے بہت بڑی اہمیت اختیار کرلی ہے۔ چالیس لاکھ احمدی جو یہاں رہتے بستے ہیں جسٹس (ریٹائرڈ) (افضل چیمہ) اسلامی آئیڈیالوجی کونسل کے سابقہ صدر کے نزدیک کافر ہیں اور یہ کہ انہیں اسلامی دائرے سے لازماً خارج کر دینا چاہیئے

(اس موقع پر جسٹس چیمہ کو انٹرویو میں یہ بیان دیتے ہوئے دکھایا گیا)

"اگرچہ یہ انتہائی تکلیف دہ بات ہے جیسا کہ آپ نے کہا ہے نہ صرف میرے لئے بلکہ ایک عام آدمی کے لئے بھی کہ کسی ایسے شخص کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو اور مسلمان ہونے پر اصرار کرتا ہو، غیر مسلم قرار دیا جائے اور اُسے دائرہ اسلام سے خارج شمار کیا جائے یہ بہت ہی تکلیف دہ اور افسوسناک بات ہے (مگر) ہم اس یقینی اور مسلّم نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وہ (احمدی) دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور اس میں ذرہ بھر بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔"

ربوہ کی بستی میں جس کے قریباً سبھی باشندے احمدی ہیں، دو سال قبل انہیں یہ جان کر سخت پریشانی ہوئی کہ صدر ضیاء الحق کی مارشل لاء حکومت ایسا قانون نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی رُو سے ان کے بقول وہ احمدیوں کی غیر اسلامی کارروائیوں کی روک تھام کر سکیں گے۔ چنانچہ ربوہ کے باشندوں اور دوسرے مقامات پر ان کے ہم عقیدہ لوگوں کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا ممکن نہ رہا۔ وہ اسلامی طرز پر اذان نہیں دے سکتے اور اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ احمدی الزام لگاتے ہیں کہ ان کی بعض عمارات کا حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے اور ہتھوڑے وغیرہ سے قرآنی آیات کو مٹادیا گیا ہے۔

(اس موقع پر ایک ایسی عمارت دکھائی گئی جس سے قرآنی آیات مٹائی ہوئی تھیں اور بعض نازیبا الفاظ لکھے گئے تھے)

گزشتہ ماہ ۲۶ احمدیوں کو اپنے سینہ پر کلمہ طیبہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے اور اس پر احمدیوں کا ایمان ہے۔

(اس موقعہ پر گرفتار ہونیوالے احمدیوں کو دکھایا گیا نیز کلمہ طیبہ کا بیج بھی دکھایا گیا۔)

جماعت (احمدیہ) کے روحانی پیشوا مرزا طاہر احمد (صاحب) نے لندن کے جنوبی نواح میں زبردست حفاظتی پہرے میں گھری ہوئی جگہ میں جلاوطنی اختیار کر رکھی ہے۔ وہ دو سال قبل احمدیوں کے خلاف شدید تعصب اور ظلم وستم کی بنا پر پاکستان کو چھوڑ کر یہاں چلے آئے۔

(اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو انٹرویو دیتے ہوئے دکھایا گیا اور آپ کے بیان کا درج ذیل حصہ پیش کیا گیا)۔

"سینکڑوں احمدیوں کو سزائیں دی گئی ہیں انہیں ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا۔ اُن پر مقدمات قائم کئے گئے۔ بازاروں اور گلیوں میں گھسیٹا گیا اور محض اس وجہ سے مارا پیٹا گیا کہ وہ اسلام کے بنیادی عقیدے 'کلمہ' کا اعلان کرتے تھے ان کا محض قصور یہ تھا کہ وہ خدا اور آنحضرت ؐ کی صداقت پر ایمان رکھتے تھے۔ اور (حکومت پاکستان کے نزدیک) یہ ایسا جرم ہے جس کی ضمانت بھی نہیں ہو سکتی۔"

اس کے بعد ریٹائرڈ جسٹس افضل چیمہ کے انٹرویو میں سے یہ حصہ سنایا گیا:۔

"مجھے سخت افسوس ہے کہ اگر اِکّا دُکّا احمدیوں کو ستائے جانے کے بعض واقعات ہوئے ہیں تو اس کا ہرگز کوئی جواز نہیں اور کوئی بھی معقول شخص ایسے اقدامات کی حمایت تو کجا، ان کی مذمت کرے گا۔ (اور) مجھے آپ کو یہ بتانے میں کوئی عار نہیں کہ میرے بعض قریب ترین رشتہ دار احمدی ہیں اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ میرے ذاتی علم میں ایسا کوئی واقعہ نہیں لایا گیا۔"

(بعد ازاں مکرم الیاس منیر صاحب کے والد مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب اور ان کے اہل خانہ اور ان کے وکیل مکرم مجیب الرحمان صاحب کو دکھایا گیا اور رپورٹر نے کہا:۔

منیر فیملی کو یقین ہے کہ ان کے ایک فرد کو، اس کے مذہبی عقائد کی وجہ سے نشانہ ستم بنایا گیا ہے۔ ۳۲ سالہ الیاس منیر کو اس کی اپنی (جماعت احمدیہ کی) مسجد میں دو آدمیوں کے قتل کے الزام میں سزائے موت دی گئی ہے۔ منیر کے گھر والوں نے اس بارے میں اپنے وکیل سے بات کی۔ منیر کا موقف یہ ہے کہ اس پر سراسر غلط الزام لگایا گیا ہے۔ خاص طور پر اس وجہ سے کہ مسجد کے نگران نے اپنی حفاظت میں گولی چلانا تسلیم کیا ہوا ہے۔

(اس موقع پر مکرم الیاس منیر صاحب اور مکرم رانا نعیم الدین صاحب خادم مسجد کو حالت قید میں دکھایا گیا)

منیر کے گھر والوں کا کہنا ہے:۔

"ہم حقیقتاً سخت پریشان ہیں کہ ایسے آدمی کو جو وہاں ہی نہ تھا کیوں سزا دی گئی۔ کیونکہ ہمارا خیال تھا کہ انصاف ہوگا۔" (بیان اسمٰعیل منیر صاحب)

اس کے بعد ایمنیسٹی انٹرنیشنل کی نمائندہ خاتون کو درج ذیل بیان دیتے ہوئے دکھایا گیا:۔

"ایمنیسٹی انٹرنیشنل نے ان سزائے موت یافتہ ۴ احمدیوں کے بارہ میں توجہ دلائی ہے جنہیں اب پھانسی کا سامنا ہے۔ خاص طور پر ان شکوک کے پیش نظر جو منیر مقدمے کے سلسلے میں اختیار کردہ قانونی طور طریقوں کی وجہ سے پیدا ہو

ایسا ہونا تو ان کی سزاؤں کی غیر مشروط مخالفت ہے۔ قطع نظر یہ بات وجہ تشویش ہے کہ ناانصافی کا امکان موجود ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تحقیقاتی اور تفتیشی حکام پر جانبداری کا الزام ہے۔ ایمنیسٹی انٹرنیشنل کی توجہ اس طرف دلائی گئی ہے اور وہ یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ ان قیدیوں کے خلاف مقدمہ چلانے کے بارے میں جو ضابطے اختیار کئے گئے وہ مناسب اور منصفانہ تھے۔"

اس کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ کی عمارت اور طلباء کو دکھاتے ہوئے رپورٹر نے کہا۔

"ربوہ میں احمدیوں کا ایک مشنری کالج ہے جہاں دنیا بھر سے آئے ہوئے تین صد سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں۔ یہ سب واقفین زندگی ہیں۔ انہیں اردو اور عربی میں پڑھایا جاتا ہے یہاں سے فارغ ہونے کے بعد یہ نوجوان اپنے عقائد کی تبلیغ میں اپنی زندگی صرف کریں گے۔ دوسرے مسلمانوں کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کا یہ کام عامۃ المسلمین کے نزدیک قابل قبول نہیں ہو سکتا۔"

اس موقعہ پر جامعہ احمدیہ کے ایک انگریز طالب علم مسٹر طاہر سلبی کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"طاہر سلبی، جو کہ دیکھنے لندن سے آئے ہیں، انہیں اپنے جیسے دوسرے طلباء کی طرح اپنے عقائد کے صحیح ہونے کا پورا یقین اور وثوق ہے۔"

"ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کیا منشاء ہے، نہ یہ کہ کسی انسان کا کیا خیال ہے اور میرے خیال میں اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اسلام پر اسی رنگ میں عمل ہونا چاہئیے۔" (بیان طاہر سلبی صاحب)

ربوہ کا بازار، دکانیں اور باپردہ خواتین کو دکھاتے ہوئے رپورٹر نے کہا۔

"احمدی لوگ ایک کامیاب کمیونٹی ہیں۔ انہوں نے تجارت، تعلیم اور پبلک سروس میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ مقامی تاجر، بانی سلسلہ احمدیہ کی تصویر کو بڑے فخر سے آویزاں کرتے ہیں۔ یہ جماعت عورتوں کے لئے پردہ کی بہت پابندی کرتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کا تعلیمی معیار بہت بلند ہے یعنی پاکستان میں عام شرح خواندگی کی اوسط سے تین گنا زیادہ۔ ایسے نمایاں اعزاز اور ترقیات کے باعث وہ عامۃ المسلمین میں زیادہ مقبول نہیں ہو سکتے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ احمدیوں کے مسائل بنیادی طور پر سیاسی ہیں اور صدر ضیاء الحق کی حکومت مذہبی ORTHODOXY کی بناء پر مقبولیت حاصل کرنا چاہتی ہے۔"

اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہ بیان دیتے ہوئے دکھایا گیا۔

"ضیاء الحق کی حکومت کا کوئی جواز نہیں۔ انہیں حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں کسی لحاظ سے بھی ...... لہٰذا یہ اپنے وجود کے لئے کوئی وجہ تلاش کر سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ اسلام کے خادم ہونے کی حیثیت سے سامنے آئے ہیں لیکن چونکہ وہ اسلام کی خدمت کسی مثبت طور پر نہیں دکھا سکے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی بھی مذہب کی مثبت انداز میں خدمت کرنا بہت مشکل کام ہے۔ لہٰذا انہوں نے ظلم و ستم کی منفی اقدار کو اپنا کر تنزل و انحطاط کا راستہ اختیار کر لیا ہے۔"

بعد ازاں رپورٹر نے مزید کہا۔

"پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف جارحیت کو اس رخ سے بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ گذشتہ سیاسی اوقات میں اس حربے سے تمام مسلمانوں کو احمدیوں کے خلاف حکام کا ساتھ دینے پر متحد کیا جا سکتا ہے اور جبکہ اسلام کے ماننے والوں میں فرقہ پرستی زوروں پر ہے، جماعت احمدیہ ان کے لئے ایک بنا بنایا نشانہ مہیا کرتی ہے۔"

غیر احمدیوں کی مسجد میں نمازیوں کو آتے اور اذان کی آواز سناتے ہوئے کہا۔

"مسلمان نماز کی تیاری میں مصروف ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے اراکین خوب جانتے ہیں کہ وہ موجودہ یا کسی مستقبل کی حکومت سے یہ توقع نہیں کر سکتے کہ قانونی طور پر ان کی "غیر مسلم" حیثیت میں کوئی تبدیلی ہو سکے گی۔ اگر پاکستانی سیاستدان اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں ملاؤں کے اثر و رسوخ کو ماننا اور اس سے سمجھوتہ کرنا ہو گا۔ احمدی صرف دعا کر سکتے ہیں کہ ان کے دوسرے مسلمان بھائی ان کے ساتھ ایک حد تک رواداری برتیں کہ انہیں مذہبی عقائد کی بناء پر گرفتاری اور قید کا سامنا نہ کرنا پڑے۔"

---

* پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان (بقیہ صفحہ ۲)

ایسے وقت میں فرض کریں کہ ہزار سالہ پرانی سڑک اب بھی موجود ہے اور کسی شخص کو صرف اسی سڑک کا علم ہے وہ اسی سڑک پر سفر شروع کر دیتا ہے۔ خطرات تو ہر حال ہوں گے لیکن ممکن ہے کہ وہ شخص اس پر چلتے چلتے ایک روز منزل مقصود پر پہنچ جائے لہٰذا اگر کسی انسان کے پاس اسلام کا پیغام نہیں پہنچا اور وہ اپنے پرانے مذہب پر ایمانداری سے قائم ہے۔ خدا پر ایمان رکھتا ہے اور اعمال صالحہ بجا لاتا ہے۔ لوگوں سے نیک سلوک کرتا ہے۔ قرآن کریم کا پہلا اعلان ایسے ہی شخص کے لئے ہے۔ لیکن جو ذہنی طور پر بالغ ہے، سمجھدار ہے، اس کا ذہنی توازن بھی صحیح ہے۔ اگر ایسا شخص اسلام کی تعلیم کو جانتے بوجھتے رد کر دیتا ہے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ بھی رد کرے گا۔ پس قرآن کریم کا دوسرا اعلان اس قسم کے لوگوں کے لئے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک بنیادی اور نہایت ہی اہم اعلان یہ بھی ہے

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ...... اللہ تعالیٰ ہر انسان سے اس کی عقل اور بساط کے مطابق معاملہ کرے گا۔

(مجلس عرفان ۴ جولائی ۱۹۸۶ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ)

س: کیا قبروں پر پھول رکھنا جائز ہے؟

ج: فرمایا۔ انسان کا ہر کام فطرت کے مطابق ہونا چاہئیے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ قبریں مردہ انسانوں کی آرامگاہ ہوتی ہیں اور مرے ہوئے انسان کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ اس کے گرد کیا ہو رہا ہے۔ قبر پر پھول وغیرہ رکھنے سے قبر میں مدفون انسان کوئی لطف نہیں اٹھا سکتا لیکن اس کے ساتھ ہی زندہ انسانوں کے دلوں سے مرنے والے کی محبت ختم نہیں ہو جاتی۔ ان کا مرنے والے سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور قائم رہتا ہے اور وہ قبرستان جا کر اپنے اس تعلق کا اظہار کرتا ہے۔ اگر قبریں صاف ستھری رکھی جائیں اور پورے قبرستان میں پھول اور درخت وغیرہ لگا کر اسے کو اس لئے خوبصورت بنایا جائے کہ جو لوگ قبروں پر دعا وغیرہ کے لئے آتے ہیں ان کے لئے یہ جگہ باعث سکون و اطمینان ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود حسین ہے اور خوبصورت چیزوں کو پسند فرماتا ہے۔ لہٰذا قبرستان کو صاف ستھرا رکھنے اور اسے پھولوں اور درختوں سے خوبصورت بنانے میں کوئی مذہبی اعتراض نہیں۔ ہاں کسی ایک خاص قبر پر پھول وغیرہ اس نیت سے رکھنے کہ قبر میں مدفون شخص اس سے کسی قسم کی فرادت حاصل کرے گا غلط ہے۔ بعض اوقات کسی ایک قبر کو اس قدر پھولوں وغیرہ سے سجا دیا جاتا ہے کہ دیکھنے والے اس قبر کو خاص اہمیت کا حامل سمجھنے لگتے ہیں اور آہستہ آہستہ شرک کی راہیں پیدا ہونے لگتی ہیں۔

قادیان کا قبرستان تقسیم ملک سے قبل اور بعد میں بھی اس قدر خوبصورت حالت میں رکھا ہوا ہے کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں اور ایک خاص قسم کا سکون حاصل ہوتا ہے۔ اگر قبرستان کو بالکل اجاڑ اور قبروں کو خستہ حالت میں چھوڑ دیا جائے تو ایسے قبرستانوں میں جانے والوں کو خوف آتا ہے۔ چونکہ شہاں قبروں کو ویران اور اجاڑ چھوڑ دیا جاتا ہے اس لئے ان قبرستانوں کے ساتھ بہت سی جھوٹی باتیں وابستہ ہو جاتی ہیں۔ اسلام چونکہ جمالیات کا مذہب ہے اس لئے یہ قبروں سے لاپرواہی کا سبق نہیں دیتا اور نہ ہی مرنے والوں کے احترام کے لئے قبروں کو صاف ستھرا رکھنے اور پھولوں اور درختوں سے خوبصورت بنانے سے روکتا ہے۔

(مجلس عرفان ۵ جولائی ۱۹۸۶ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ)

درخواست ہائے دعا

- مقصد محمد صاحبہ مدراس اپنے بھانجے کی B.C.E. کے فائنل امتحان میں کامیاب ہونے کی خوشی میں مختلف مدات میں مبلغ پانچ ہزار روپے ادا کر کے عزیز کی کامیابی کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے
- محترم ایم کے محمد بشیر صاحب وانی یمبلم (کیرلہ) اپنی صحت، دعافیت، کاروباری

مغربی ماحول میں پروردہ ایک انگریز احمدی بھائی کا

جذبۂ خلوص اور فدائیت

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب انچارج امام مسجد فضل لندن

یہ مختصر نوٹ ایک مخلص انگریز احمدی بھائی DROOD SUMMERS کے مخلصانہ جذبات اور نیکیوں کے تذکرہ کے لئے لکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایمان و اخلاص میں ترقیات دیتا چلا جائے۔ آمین

پہلا واقعہ گذشتہ رمضان المبارک کا ہے۔ آخری عشرہ میں عید سے چند روز قبل مشن کی طرف سے حسب توفیق احباب جماعت کو ان کے حالات کی مناسبت سے امدادی رقوم کی صورت میں تحائف پیش کئے گئے۔ ان میں محترم داؤد SUMMERS بھی شامل تھے۔ انہیں جس روز پچاس پونڈ کا چیک موصول ہوا اسی شام کو وہ خاکسار کے ہاں آئے اور پہلے تو یہ پوچھا کہ یہ رقم تحفہ کے طور پر کس وجہ سے ارسال کی گئی ہے اور پھر کہنے لگے کہ اب جبکہ یہ میری رقم ہے تو کیا میں اسے کسی بھی طرح خرچ کر سکتا ہوں۔ میں نے کہا کہ ضرور یہ آپ کے لئے ہے اور آپ جہاں چاہیں اپنی مرضی سے خرچ کریں تو اس پر کہنے لگے کہ میں اس میں سے سب سے پہلے اپنی طرف سے فدیہ رمضان، عید فنڈ اور فطرانہ کی رقم ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے آبدیدہ آنکھوں سے بیان کیا کہ میں اپنی صحت کی بناء پر روزے نہیں رکھ سکتا اور جانتا تھا کہ ایسی صورت میں مجھے ان کا فدیہ ادا کرنا چاہیئے۔ لیکن میرے مالی حالات ایسے تھے کہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔ اب آج اچانک مجھے جب مشن کی طرف سے اس تحفہ کی رقم کا چیک ملا تو مجھے یوں لگا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے میری کم مائیگی پر ترس کرتے ہوئے میرے لئے اس جذبہ کی تسکین کا سامان کر دیا ہے۔ چنانچہ رقم ہاتھ میں آتے ہی میں نے عزم کر لیا کہ میں سب سے پہلے اس میں سے فدیہ، صدقۃ الفطر اور عید فنڈ کی ادائیگی کروں گا۔ چنانچہ میری آنکھوں نے یہ ایمان افروز نظارہ دیکھا کہ انہوں نے اسی وقت اپنے خوشی سے تمتماتے ہوئے چہرہ کے ساتھ مطلوبہ رقم کا چیک لکھ کر میرے حوالہ کر دیا۔ اللہ! اللہ! اس وقت ان کے چہرے پر خوشی اور اطمینان کا ایک عجیب عالم تھا۔ جیسے کسی تھکے ہارے مسافر نے ہزار ناکامی اور مایوسی کے بعد اچانک اپنی منزل کو پا لیا ہو اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے اس بندے نے راہِ ایمان کی ایک عظیم منزل کو پا لیا تھا۔

دوسرا واقعہ آج ۱۱/۸ کا ہے۔ صبح دفتر آیا تو ایک لفافہ میرا منتظر تھا۔ کھولا تو اسی مخلص بھائی کا محبت بھرا خط تھا جس کے ساتھ ۲۰ پونڈ کا چیک بھی تھا۔ لکھا تھا کہ جمعہ کو مسجد میں خاکسار کا خطبہ جمعہ سنا جس میں انفاق فی سبیل اللہ کی برکت اور چندوں کی بانشرح اور باقاعدگی سے ادائیگی کا ذکر تھا۔ یہ سن کر مجھے شدید احساس ہوا کہ میں اس میدان میں بہت پیچھے ہوں۔ یہ بھی لکھا کہ اگر میں 1/16 چندہ ادا کروں تو اس کے بعد میرے پاس کچھ زیادہ نہیں بچتا لیکن جو کچھ بچتا ہے وہ میرے لئے کافی ہے اور یہ سب کچھ حاضر ہے! اللہ! اللہ! کیا جذبہ ہے! اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں کس قدر پاکیزہ دل عطا فرمایا ہے۔ مغربی ماحول میں پیدا ہونے اور اسی ماحول میں زندگی گزارنے والے ایک انگریز بھائی کے دل کی یہ پاکیزہ حالت دیکھ کر ایک عجیب روحانی لذت محسوس ہوئی جس کا احساس ہمیشہ ہی محبت و احترام کے جذبات کے ساتھ قائم رہے گا۔ لاریب اس مادیت کے دور میں دین کی خاطر قربانی کا یہ جذبہ ایک معجزہ سے کم نہیں۔ اس ماحول میں تو لوگ دولت کے غلام بن چکے ہیں دنیاوی سکوں کے بدلے دین اور اخلاق اقدار کے سودے کئے جاتے ہیں اور اسی ماحول میں سے اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیئے مسیح پاک علیہ السلام کو یہ سفید روحانی پرندے بھی عطا فرمائے ہیں جن کے رگ و ریشے میں دینِ اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کچھ اس طرح سرایت کر گئی ہے کہ اسلامی تعلیمات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے اپنی متاعِ عزیز تک قربان کرتے چلے جاتے ہیں اور اس شعر کی تفسیر بن جاتے ہیں کہ ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مخلص اور فدائی انگریز احمدی بھائی کے ایمان و اخلاص میں بہت برکت عطا کرے اور یہ نیکی ان کے بچوں میں بھی منتقل ہوتی چلی جائے یہ اپنے دو نوجوان بیٹوں کی تربیت اور دینی لگاؤ کے لئے بہت فکرمند اور کوشاں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان بچوں کو دین کی محبت عطا کرے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور دینی امور میں استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❖

والد بزرگوار مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفی مرحوم بہاڑہ (کشمیر) کی وفات پر

اخبار "سرینگر ٹائمز" کی کذب بیانی اور اس کی تردید

از مکرم ڈاکٹر سید بشارت احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ بہاڑہ (کشمیر)

والد بزرگوار مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفی آف بہاڑہ (کشمیر) کی ناگہانی وفات اور خود مرحوم کی وصیت کے مطابق بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی تدفین کی خبر بدر پرچہ ۲۳/۸۶ میں شائع ہو چکی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم چونکہ ایک فاضل استاد، قادر الکلام شاعر اور نیک و متقی بزرگ تھے اس لئے ان کی وفات کا ان کے ہمسایوں، واقف کاروں اور احباب کو بھی دکھ ہے جس کا وہ برملا اظہار کرتے ہیں۔ وفات کے بعد وادی کشمیر کی مختلف علمی و ادبی انجمنوں نے بھی مرحوم کی خدمات کو سراہا اور تعزیتی جلسوں میں انہیں خراج تحسین ادا کیا جس کی تفصیلی رپورٹنگ روزنامہ "چٹان" سری نگر [illegible] "بزرگ شاعر سید محمد شاہ سیفی کے انتقال پر گہرے رنج و غم" اور مرحوم کا غیر مطبوعہ کلام کتابی صورت میں شائع کیا جائے (کلچرل اکیڈمی سے مطالبہ) جیسے عنوان سے انگریزی روزنامہ "کشمیر ٹائمز" جموں پرچہ ۲۳ء نے "TRIBUTES PAID TO NOTED WRITER" کے عنوان سے روزنامہ "سرینگر ٹائمز" سرینگر پرچہ ۲۴ء نے "آہ! جناب محمد شاہ سیفی" کے عنوان سے اور روزنامہ "آفتاب" سرینگر پرچہ ۹ء نے "قادیانی میت قادیان میں" کے عنوان سے شائع کی۔ مگر افسوس کہ اسی پس منظر میں روزنامہ "سرینگر ٹائمز" سرینگر پرچہ ۱۳ء نے صحافت کے تمام تر اصول و آداب بالائے طاق رکھ کر "سرینگر ٹائمز" کو دفنانے کے لئے قادیان لے جانے (فساد کا گڑھ) کے عنوان سے ایک انتہائی بے بنیاد، [illegible] اور غیر ذمہ دارانہ خبر بھی شائع کی جو ہر لحاظ سے قابلِ مذمت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر احمدی کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ بعد وفات اس کی نعش اس کے روحانی آقا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک کے قریب بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہو جو از مرگ اپنی اسی دلی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر مخلص احمدی اپنی زندگی میں وصیت کر جاتا ہے جسے اہم موصی کہتے ہیں۔ والد بزرگوار مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفی مرحوم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اس لئے ہمارے لئے ضروری تھا کہ ہم اپنے مرحوم والد کی اس وصیت کو پورا کرتے۔ چنانچہ اسی غرض سے ان کی میت قادیان لے جائی گئی اور بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کی گئی۔ ورنہ مقامی بہاڑہ میں تو خود مرحوم کے آبائی قبرستان میں [illegible] اور جماعت کو وہاں دفن کرنے سے روکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی کسی نے ایسا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن "سرینگر ٹائمز" کی یہ خبر انتہائی کذب بیانی پر مبنی ہے کہ مرحوم کے ہمسایوں نے انہیں سپرد خاک کرنے میں رکاوٹیں ڈالیں۔ ہمارے لئے شفیق اور بزرگوار والد کی دائمی جدائی کا غم ایک طبعی امر ہے۔ مگر اس سے بھی کہیں زیادہ تکلیف دہ امر یہ ہے کہ آج ہم خود مسلمان کہلانے والوں کے ضمیر اس قدر مردہ ہو چکے ہیں کہ ارشاد نبوی "اذکروا موتاکم بالخیر" کے عملی اظہار کی بجائے وہ مرحومین کے بارہ میں بھی غلط، دل شکن اور بے بنیاد باتوں کی تشہیر میں ذرہ برابر بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ❖

وَسِّعْ مَکَانَکَ کی ایک جھلک

از مکرم ایم ایم اصغر صاحب مبلغ سلسلہ سلطنت عمان

اللہ تعالیٰ کی سُنّت

اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ سے یہی سلوک رہا ہے کہ وہ جو جماعت احمدیہ کے دشمن بنے ہوئے ہیں حالانکہ جماعت احمدیہ تو کسی سے دشمنی نہیں کرتی نہ کر سکتی ہے۔ کیونکہ ہر زمانہ میں جماعت احمدیہ کے امام کی طرف سے اس قسم کا اعلان ہوتا ہے کہ

"ہمیشہ یاد رکھو کہ ایک احمدی کسی سے دشمنی نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہے کیونکہ اس کے خدا نے اسے پیار کرنے کے لئے اور خدمت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔"

(افتتاحی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ برموقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۵ء)

جب بھی کسی خطۂ ارض میں احمدیوں پر زمین تنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں آسمانوں کا خدا وَسِّعْ مَکَانَکَ کا الہام فرماتا ہے۔ اور بالکل غیر مساعد حالات میں جماعت کے لئے وسعت اور معاندین کے لئے زمین کی تنگی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ اور غالباً اپنی اسی سُنّت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:-

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۚ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۝

(الرعد: ۴۲)

یعنی اور کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ملک کو اس کی تمام اطراف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں اور فیصلہ تو اللہ کرتا ہے کوئی اس کے فیصلہ کو تبدیل کرنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

وسیع زمینوں کا منصوبہ

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ تو اپنا مکان وسیع کر اور یہی الہام ۱۹۷۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو ہوا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد حضور نے بالخصوص جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ دنیا کے اطراف و جوانب میں تبلیغ میں وسعت اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اللہ تعالیٰ کے گھروں میں وسعت پیدا کرو۔

اسی وسعت مکان کے پیرایہ میں ہی ۱۹۸۰ء میں دورۂ مغرب کے دوران اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کے دل میں عید گاہوں کا تصور ڈالا اور حضورؒ نے جماعت کو اس طرف متوجہ کیا اور جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء کے موقع پر فرمایا:-

"دوسرے مجھے اللہ تعالیٰ نے تحفہ یہ دیا کہ عید گاہ کا تصور۔ عید گاہ ہماری انسٹی ٹیوشن۔ آج آخری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں عید ادا نہیں کرتے تھے بلکہ باہر نکلتے تھے...."

اس تحریک کے بارہ میں حضورؒ نے مزید فرمایا:-

"اس کا بڑا فائدہ ہوا۔ کینیڈا۔ امریکہ نے اس طرف توجہ کی .... ان کو میں نے کہا جہاں جس سٹیٹ میں ایک احمدی بھی نہیں کل وہاں لاکھوں ہوں گے جس وقت لاکھوں ہوں گے.... .... جو زمین آج آپ پانچ ہزار دس ہزار ڈالر کو لے سکتے ہیں اس وقت پانچ لاکھ ڈالر کو نہیں لے سکیں گے تو آنے والی نسلوں کے لئے زمینیں لو.......... امریکہ میں تو کینیڈا میں اس سے بھی زیادہ خالی زمینیں پڑی ہوئی ہیں اگر آدمی تلاش کرے۔ محنت کرے۔ توجہ دے تو بڑی سستی زمین مل جاتی ہے۔ .... جہاں کچی سڑکیں جاتی ہیں زمین لے لو۔ جہاں آج کچی سڑک ہے وہاں پانچ سال بعد پکی سڑک بن جائے گی۔ پختہ سڑک رہے) پانچ میل دس میل پندرہ میل بیس میل تیس میل چالیس میل (دور) بھی لے لو تو کوئی حرج نہیں......"

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا عزم

ہمارے موجودہ امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے ساتھ ہی اپنے پہلے خطبۂ جمعہ میں فرمایا تھا:-

"اے جانے والے! ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گے۔ ان تمام نیک کاموں کو پوری وفا کے ساتھ پوری ہمت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے چلاتے رہیں گے اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک ان کاموں میں حُسن کے رنگ بھرنے کے لئے استعمال کریں گے جو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر تونے جاری کئے تھے اور اگر اس دنیا میں تیری روح ان کی تکمیل کے نظاروں سے تسکین نہیں پا سکی تو اے ہمارے جانے والے آقا! اس دنیا میں تیری روح ان کی تکمیل کے نظاروں سے تسکین پائے گی۔ ہم تجھ سے یہ عہد کرتے ہیں یعنی تیری یاد سے یہ عہد کرتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۱ جون ۱۹۸۲ء مسجد اقصیٰ ربوہ پاکستان)

نیک کاموں کی تکمیل کے نظارے

چنانچہ ان دنوں بھی ہمارے پیارے امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاں کینیڈا اور امریکہ میں نئی زمینوں پر خدا تعالیٰ کے گھر بنانے کا افتتاح فرما رہے ہیں ایک طرف ہم اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا اس طرح نظارہ دیکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریک "عید گاہوں کا قیام" کس شان سے پوری ہو رہی ہے اور دوسری طرف کس شان کا یہ سچا سلسلہ ہے کہ موجودہ امام جماعت کس وفاداری سے اپنے پیشرو امام کی یاد سے کئے ہوئے عہد کو پورا کر رہے ہیں۔ آج یقیناً ہم بھی خوش ہیں اور ہمارے سابق امام حضرت خلیفہ ثالثؒ کی روح بھی یقیناً اپنے جاری کردہ کاموں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں تکمیل پذیر ہوتے دیکھ کر ان نظاروں سے تسکین پا رہی ہوگی۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے کیا سچ فرمایا تھا:-

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین ص۶۴)

چشم فلک جماعت احمدیہ کا ہر جہت میں غیر معمولی ترقی اور پھیلاؤ کو ایک عرصہ سے دیکھ رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت یہ ثابت کرتی چلی جا رہی ہے کہ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وفات حسرت آیات

افسوس! محترم شیخ علی صاحب صدر جماعت احمدیہ ظہیر آباد (آندھرا) بعارضہ قلب مورخہ ۱۳ ۸۶ء کو عثمانیہ ہسپتال حیدر آباد میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم موصی تھے۔ نیک، متقی، پابند صوم و صلوٰۃ۔ خوبصورت و خوب سیرت اور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ جو بھی ان کو دیکھتا تھا متاثر ہوتا تھا۔ جماعت کے متعدد دوسرے عہدے ان کے سپرد تھے۔ اور وہ ان کو احسن طور پر ادا کر رہے تھے۔ ان کی وفات سے ظہیر آباد کی جماعت میں ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو پُر فرمائے اور جماعت احمدیہ ظہیر آباد کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا شیخ ناصر احمد صاحب (ناگر جونا ساگر) اور متعدد بیٹیاں۔ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلندیٔ درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے سب کو مرحوم کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین۔ خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ حیدر آباد

دعائے نعم البدل

خاکسار کی بھتیجی بہن مکرمہ احمدی بانو صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال احمد صاحب جنگڑی یادگیر کی چھوٹی بچی عزیزہ آسیہ صلعمہ چند یوم بیمار رہ کر مورخہ ۱۲ ۸۶ء کو وفات پا گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کی مغفرت فرمائے اور والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

منقولات

انگریزی سے ترجمہ بشکریہ محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

(۱)

پاکستانی احمدیوں کے حقوق کے لئے ایک کینیڈین احمدی کی جدوجہد

رینی پارٹن نمایندہ اخبار "دی وِہگ سٹینڈرڈ" کنگسٹن (کینیڈا) کی تفصیلی رپورٹ

(کینیڈین احمدی) مسٹر ذکریا ورک کا کہنا ہے جو کہ کنگسٹن میں ایک چھوٹی سی احمدی جماعت کے ممبر ہیں کہ پاکستان میں ہزاروں احمدی مسلمانوں کے لئے میڈیکل اور انجینئرنگ کالجوں میں داخلے کی ممانعت کی گئی ہے۔ انہیں اعلیٰ عہدوں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ جسمانی طور پر ناجائز تکلیفیں دی گئیں ہیں، جیلوں میں ڈالا گیا ہے، یہاں تک کہ ان کے مذہبی عقائد کی وجہ سے ان کو قتل بھی کیا گیا ہے۔

حال ہی میں امریکہ کے نمائندگان ہاؤس میں ایک قرارداد پاس کی گئی ہے جس میں پاکستان کے احمدیوں کو اذیت پہنچانے کی مذمت کی گئی ہے اس سے حوصلہ پاکر جناب ورک نے کینیڈا کی حکومت اور اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملے میں ثابت قدم رہے۔

جناب ورک کا کہنا ہے کہ آرڈیننس ع۲۰ کے تحت پاکستان میں احمدیوں کو انسانی حقوق سے بالکل محروم کر دیا گیا ہے۔ جو کہ پاکستان کے صدر محمد ضیاء الحق کی گورنمنٹ نے اپریل 1984 کو پاس کیا تھا۔ آرڈیننس میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جو احمدی اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتا ہے اسے جرمانہ کیا جائے گا یا تین سال قید ہوگی۔

جناب ورک مزید کہتے ہیں کہ پاکستان میں 3.5 ملین احمدیوں کو بدعتی اور دوسرے درجے کے شہری قرار دیا جاتا ہے اور بہتوں کو اپنی زندگیاں بچانے کے لئے جلا وطن ہونے پر مجبور کیا گیا جو کہ 1973 میں کینیڈا میں آ بسے۔

اس جھگڑے کی وجہ مذہب ہے۔ پاکستان کی گورنمنٹ نے پچھلے سال ایک دستاویز جاری کی جو کہ احمدیوں کے متعلق میمورنڈم تھا جس میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ احمدی اسلام کے ایک بنیادی عقیدہ سے کہ محمد (صلعم) آخری نبی ہیں انحراف کرتے ہیں۔ دستاویز کا کہنا ہے کہ احمدیوں کا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا اسلام کے اتحاد کے لئے انتہائی خطرہ ہے۔

احمدیوں کا ایمان ہے کہ ان کے بانی حضرت مرزا غلام احمد متوفی 1908 مسیح موعود تھے لیکن ورک یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ احمدی اب بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی تسلیم کرتے ہیں ہم مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کو امتی صورت میں نبی تسلیم کرتے ہیں جبکہ وہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خادم ہوں محمد کے بغیر احمد کچھ نہیں۔ جناب ورک بضد ہیں کہ یہ معاملہ مذہبی فساد سے تجاوز کر گیا ہے۔

اقوام متحدہ بشمول اراکین کینیڈا کے لئے یہی وقت ہے کہ وہ پاکستان کے اس معاملے میں مداخلت کریں اس بناء پر کہ آرڈیننس ع۲۰ عالمی انسانی حقوق کے تحفظ کے دعوے کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

یہ معاملہ بنیادی انسانی حقوق کا ہے اگر ساری پارلیمنٹری جمہوریتیں ملکر اقلیت کی ایذا رسانی کے خلاف پاکستان کو مدد دینا بند کر دیں تب پاکستان شاید باز آجائے۔

اقوام متحدہ کے ذیلی کمیشن نے اقلیتوں کے تئیں ناروا امتیاز ختم کرنے اور ان کی حفاظت کے لئے اگست 1985 میں ایک قرارداد پاس کی تھی جس میں اس نے حکومت پاکستان سے کہا تھا کہ وہ آرڈیننس ع۲۰ کو منسوخ کرے اس لئے کہ یہ مذہبی اقلیتوں کے حقوق کی خلاف ورزی ہے اس سب کمیشن میں کینیڈا نے نمائندگی نہ کی تھی۔

جناب ورک نے جنوری 1986 میں کینیڈا کے سفیر سٹیفن لیوس (Stephen Lewis) کو جو اقوام متحدہ میں کینیڈا کی نمائندگی کرتے ہیں تو لکھا ہے کہ میں آپ سے عاجزانہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ ہماری مظلوم جماعت کی کسی بھی طرح اس مصیبت کے وقت میں مدد کریں۔

لیوس نے ایک انٹرویو میں کہا کہ عام طور پر کینیڈا ہی انسانی حقوق کا معاملہ پیش کرتا ہے جو کہ انسانی حقوق کی کمیشن اور کئی سب کمیشنوں میں چلتا ہے۔ لیکن کمیشن نے احمدیوں کے موجودہ حالات پر جنرل اسمبلی کو اس قرارداد کے بارے میں کیفی رپورٹ نہیں دی اور سب کمیشن ناروا امتیاز پر گفتگو کرنے کے لئے تقریباً ایک سال تک مالی وسائل کے سبب کوئی قدم نہ اٹھا سکا۔

کینیڈا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ۱۰ نومبر میں انسانی حقوق کی عام بحث میں اس معاملہ کو اٹھا سکتا ہے لیکن ایسا ہونا غیر متوقع لگتا ہے۔

انہوں نے مزید زور دیا کہ کینیڈا اندرونی طور پر پاکستان پر دباؤ ڈال رہا ہے کینیڈا کے پاکستان کے ساتھ اتنے اچھے تعلقات ہیں کہ شاید ظاہر کی بجائے باطنی طور پر زیادہ زور دیا جا سکتا ہے۔ ایسا ملک جو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرے اس پر کس طرح دباؤ ڈالا جائے گا اس زیر غور پالیسی کا ایک مقصد یہ ہے کہ احمدیوں کی حالت کے لئے کوئی صحیح راستہ نکالا جائے۔

گار پارڈی (Gar Pardy) جو کہ جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے خارجہ معاملات کے محکمہ کے ڈائریکٹر ہیں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ حکومت بعض حقوق کے معاملہ پر کاروائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ یہ واضح نہیں ہے کہ پاکستانی احمدیوں کے حقوق کو تلف کیا جا رہا ہے یا نہیں۔

پاکستان میں مذہبی حالات بہت پیچیدہ ہیں جس میں کہ کئی مسلم فرقے پائے جاتے ہیں جو کہ ایک دوسرے کے خلاف فساد برپا کرتے ہیں اور کسی خاص فرقہ کے متعلق کسی نتیجہ پر پہنچنے کا فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے۔ کیا یہ معاملہ مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کا ہے یا مذہبی تعصب کی وجہ سے ہے۔ احمدیوں کا کہنا ہے کہ صرف انہیں کو ہی اذیت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے لیکن مسلمانوں کی اکثریت کا کہنا ہے کہ احمدیوں کا اسلام کے ایک حصہ ہونے کا دعویٰ کرنا صحیح نہیں ہے۔ یہ ایک فیصلہ طلب امر ہے جس کے لئے حکومت کینیڈا تیار نہیں ہے۔ پھر بھی حکومت کینیڈا نے کینیڈا کے مقیم احمدیوں کے علاوہ دوسرے کینیڈین شہریوں کے جذبات پاکستان کو پہنچا دیئے ہیں۔

جنوری 1986 میں پارڈی نے ورک کے نام ایک خط میں سٹیٹ سیکرٹری جو کلارک (Joe Clark) کے دسمبر میں پاکستان کے دورے کے بارے میں لکھا کہ مسٹر کلارک نے کینیڈا کے شہریوں کے جذبات جو پاکستانی احمدیوں کے لئے ہیں ان کی طرف پاکستان گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے۔ اور پاکستانی سربراہوں نے ہمارے خیالات کو توجہ سے سنا ہے۔

پارڈی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ جہاں تک آرڈیننس ع۲۰ کا تعلق ہے یہ آرڈیننس پاکستان کی قانون ساز مجلس نے جمہوری طور پر کثرت بغیر تضاد کے رائے کی وجہ سے پاس کیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستانی وزراء نے کینیڈا کے اعلیٰ افسروں کو بتایا کہ یہ آرڈیننس احمدیوں کو انتہا پسندوں سے بچانے کے لئے تشکیل دیا گیا ہے۔

پارڈی نے مزید کہا کہ ہم اس بات سے واقف ہیں کہ احمدیوں کے خلاف فرقہ وارانہ فسادات ہیں لیکن ہمیں اس بات کا علم نہیں کہ اس کے لئے پاکستان نے سرکاری طور پر چھوٹ دی ہوئی ہے۔ دونوں طرف سے لوگوں کو زیادہ تر ان کی اپنی حفاظت کے لئے ہی قید کیا جاتا ہے۔ اور چند دنوں کے بعد رہا کر دیا جاتا ہے اور یہ نتیجہ نکالنا بہت مشکل ہے کہ احمدیوں پر جو مظالم ہو رہے ہیں وہ سرکاری طور پہ ہی کئے جا رہے ہیں۔

ورک بضد ہیں کہ احمدیوں کو اذیتیں دینا پاکستانی سرکار کی ایک پالیسی ہے اور انہوں نے توجہ دلائی کہ کئی انسانی حقوق تنظیموں نے جیسے کہ Amnesty International انسانی حقوق یونائیٹڈ نیشن کمیشن United Nation Commission اور نیویارک میں انسانی حقوق کیا Lawyers Committee نے آرڈیننس ع۲۰ کی مذمت کی ہے۔ Amnesty International کی ماہ مارچ کی ایک رپورٹ جو کہ مذہبی تعصب کے بارہ میں تھی میں کئی مذہبی فسادات اور پاکستان میں احمدیوں کے قید کئے جانے کے واقعات کو پیش کیا گیا ہے۔

Lawyers Committee [illegible] Amnesty International کے [illegible] کہتے ہیں کہ ہم سوچتے ہیں کہ یہ سراسر ظلم ہے کہ اپریل 1984 سے احمدیوں کو مسلمان کہنے سے بالکل منع کر دیا گیا ہے۔ ان کے مذہب کی وجہ سے [illegible] ناروا امتیاز کیا جاتا ہے اور یہ ایسا معاملہ ہے جو Amnesty International [illegible] نے زیادہ [illegible] ہے۔

صدر ضیاء کا ایک پیغام ہے جو کہ انہوں نے گزشتہ سال (انگلینڈ/لندن) میں ختم نبوت گروپ کی طرف سے منعقد کی گئی ختم نبوت کانفرنس کے لئے بھیجا تھا سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں پر ظلم کرنے کی پاکستان سرکار نے سرکاری طور پر اجازت دی ہوئی ہے۔

ایک عالمی رپورٹ کے مطابق صدر ضیاء نے یہ بیان دیا ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو جاری رکھیں گے کہ قادیانیت کا کینسر پاکستان سے ختم کر دیا جائے۔

لندن کے شائع کردہ نیولائف اخبار کے جولائی کے شمارہ میں یہ رپورٹ دی گئی ہے کہ ۱۹۸۴ء سے پاکستان میں پانچ سو سے زائد احمدیوں کو قید کیا گیا۔ متعدد احمدیوں کو وحشیانہ طریق سے قتل کیا گیا اور ایک سو تیس مسجدوں کو مسمار کر دیا گیا ہے۔

جناب ورک کا کہنا ہے کہ تشدد اب انگلینڈ، ناروے اور یونائیٹڈ سٹیٹس تک پھیل گیا ہے نیز ٹورانٹو میں بھی احمدیوں کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور کنگسٹن کے دشمن احمدیوں کو مقامی مسلم فرقے میں زبردستی شامل کیا جا رہا ہے۔

اوٹاوا میں پاکستانی ایمبیسی کے افسران نے احمدیوں کو اذیت دینے کے معاملے سے انکار کر دیا ہے۔

پاکستانی ایمبیسی کے ہیڈ مسٹر سلیم خان نے کہا کہ اذیتیں؟ میں اس پر کبھی یقین نہیں کر سکتا پاکستان میں کوئی بھی نا روا امتیاز اور اذیتیں دی جا رہی ہیں احمدیوں کو مذہبی آزادی ہے اور ان کے حقوق کا دوسری اقلیتوں کی طرح ہی شرعی عدالت تحفظ کرتی ہے۔

جب ان پر دباؤ ڈالا گیا تو سلیم خان نے یہ تسلیم کیا کہ احمدیوں کو مذہبی آزادی اس شرط پر مل سکتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیر مسلم قرار دیں احمدیوں کو کہیں بھی مسلمان نہیں مانا جاتا انہوں نے ایک نیا مذہب شروع کیا ہے۔

کنگسٹن کی قرارداد پاکستانی سرکار کو اس طرف متوجہ کرتی ہے کہ وہ آرڈیننس ۱۹۸۴ء کو منسوخ کرے اقلیتوں اور احمدیوں کے خلاف ناروا امتیاز کو بند کرے اور پاکستان میں سب لوگوں کے لئے عالمی انسانی حقوق نافذ کرے۔

واشنگٹن کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ یہ قرارداد بیرونی معاملات کی کمیٹی کو سماعت کے لئے بھیجی گئی ہے لیکن اس کے متعلق کوئی بھی قدم نہیں اٹھایا گیا کیونکہ یونائیٹڈ سٹیٹس کی سرکاری پالیسی سے اس کا کوئی سروکار نہیں۔

ورک کا کہنا ہے کہ حیرت ہے کہ یہ بات بہت اہم ہے کہ کانگریس کے ایک ممبر نے ایسی تاریخی قرارداد نافذ کی ہے کینیڈا کے لئے یہ صرف ایک قدم فرض ہے ورنہ کینیڈا ابھی ایسا ہی کرتا ہے؟"

(۲)

ہیمپل (کینیڈا) میں احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے

کنگسٹن کے احمدیوں کا تعاون

رپورٹ ایمی بارٹن نمائندہ "دی وہگ سٹینڈرڈ" کنگسٹن

۲۶ ستمبر بروز جمعہ کنگسٹن کے دو احمدی مسلم خاندانوں نے ہفتے کے روز ایک تاریخی تقریب کی ادائیگی میں شرکت کی جبکہ ان کے خلیفہ نے کینیڈا کے نزدیک ۲.۵ ملین پاؤنڈ کی لاگت سے تیار ہونے والی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

کنگسٹن کے باشندے زکریا ورک کا کہنا ہے کہ اس تقریب کے بعد میں نے اور میرے بچوں نے اس سنگ بنیاد پر تھوڑا سا سیمنٹ لگایا اور مسجد کے لئے دو ہزار پاؤنڈ کا عطیہ دیا۔ میں نے دعا کی کہ یہ مرکز کینیڈا کے لوگوں کے لئے امن پیار اور ہم آہنگی کا ذریعہ بنے۔ ورک کی دعا میں حضرت مرزا طاہر احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی دعا کے الفاظ ہی کو کینیڈا کے پندرہ سو اور امریکہ سے آئے ہوئے پانچ سو احمدیوں کے سامنے دہرایا گیا۔ نیز یہ کہ اس مسجد میں نفرت اور خونریزی کی کوئی بات نہ ہوگی ہم امن پسند لوگ ہیں اور ہر ایک کی محبت کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا ہے۔ یہ الفاظ احمد کے حوالے سے کہے گئے۔

ایک سال میں تیار ہونے والی یہ مسجد کینیڈا میں احمدیوں کی عبادت کا پہلا مرکز ہوگا ایک روایتی گنبد اور مینار پر مشتمل اس مسجد میں نو سو لوگوں کے لئے نماز پڑھنے کے علاوہ ایک عمومی دفتر، کھیلوں کے انتظامات اور قومی اجتماعات کے لئے بھی تعمیر کی گنجائش ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ میں ہر سال بچوں کے گروپوں کے اجتماع سالانہ جلسوں اور جب کبھی روحانیت میں کمی محسوس کروں گا تو یہاں آیا کروں گا۔

ورک نے اس بات پر زور دیا کہ یہ تقریب مختلف مذاہب میں ہم آہنگی کے لئے منعقد کی گئی ہے۔ مختلف مذاہب کے نمائندگان نے اس تقریب میں شرکت کی تھی جس میں عیسائی، سکھ اور مسلمان نمائندگان شامل تھے مختلف مذاہب کے چھتیس نمائندوں نے اس بنیادی پتھروں کی تنصیب میں حصہ لیا۔

یہ عمل ظاہر کرتا ہے کہ ہم متعصب نہیں ہم تمام مذاہب کے ماننے والوں کے لئے بازو کھولے رہتے ہیں ہمارا امن اور ہم آہنگی کو اہمیت دینا اس خواہش کو ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے احمدی فرقہ کو کینیڈا میں مذہبی آزادی دی جائے ورک بھی ان کئی احمدیوں میں سے ایک ہیں جن کو اذیت پہنچائے جانے کے سبب پاکستان چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔

دنیا کے دس ملین احمدی حضرت مرزا غلام احمد (۱۸۳۵ء — ۱۹۰۸ء) کے پیرو ہیں ان کو مسیح موعود مانا جاتا ہے جن کے بارے میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پیشگوئی کی تھی۔ لیکن پاکستان میں احمدیوں کو بدعتی کہہ کر اذیت دی جاتی ہے۔ کہ انہوں نے اسلام کے بنیادی عقیدہ کو کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے آخری نبی ہیں ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

حال ہی میں ٹورانٹو میں احمدیوں کے لئے ایک نیا خطرہ پیدا کر دیا گیا ہے جب کہ تحفظ ختم نبوت کے لئے کچھ پاکستانی مولویوں نے جن کا تعلق ختم نبوت گروپ سے تھا نے ماہ اگست میں ایک کانفرنس منعقد کی۔ ایک عالمی رپورٹ کے مطابق اس کانفرنس نے احمدی فرقہ کے لوگوں کے خلاف مزید نفرت اور ناراضگی برپا کر دی ہے۔

لیکن جناب ورک کا کہنا ہے کہ احمدی ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آخری نبی ہیں یہ تفسیری مسئلہ ہے محمد (صلعم) کے بغیر غلام احمد کچھ بھی نہیں ہیں۔

مرزا طاہر احمد صاحب احمدی نوجوانوں اور سادہ لباس میں ملبوس پولیس کی حفاظت میں بروز ہفتہ یہاں پہنچے اور یہ تقریب پُر امن طور پر اختتام پذیر ہوئی۔"

(دی وہگ سٹینڈرڈ ۲۶ ستمبر ۱۹۸۶ء)

ولادتیں

(۱):— مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبشر احمدیت و امیر جماعت کبابیر کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۶؍۸۶ بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام "بشریٰ کوثر" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی درویش مرحوم کی پوتی اور مکرم میر عبد الغنی صاحب مرحوم بھدرواہ کی نواسی ہے۔

خاکسار۔ ملک صلاح الدین ناظر اعلیٰ قادیان

(۲):— میرے منجھلے بیٹے عزیز رفیق احمد امینی سلمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۸۶/۱۰/۴ کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام "رضیہ سلطانہ عرشی" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش مرحوم کی نواسی ہے۔

خاکسار۔ شریف احمد امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۳):— خاکسار کے بیٹے عزیز حبیب احمد خادم سلمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸۶/۱۰/۳ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت "نوید احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میر احمد اشرف صاحب ساکن جڑچرلہ (آندھرا) کا نواسہ ہے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ بشیر احمد خادم درویش قادیان

(۴):— خاکسار کے برادر نسبتی مکرم حبیب محمد صاحب سوداگر یادگیر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۸۶/۹/۱۲ کو پہلی بیٹی کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم افضل محمد صاحب مرحوم یادگیر کا پوتا اور مکرم عبد الرشید صاحب شحنہ گلبرگہ کا نواسہ ہے۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

●— قارئین بدر سے تمام نومولودین کے نیک صالح خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

حسناتِ دارین حاصل کریں

از محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے نام سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اہم اور خصوصی پیغام کے نتیجہ میں اپنے لازمی چندہ جات کے بجٹ سال رواں ۸۶-۸۷ء میں اضافہ کرنے والی مخلص جماعتوں اور افراد کی فہرست۔ نظارت بیت المال آمد کی طرف سے حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دُعا بھجوائی گئی تھی۔ جس کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور نے جزاہم اللہ احسن الجزاء کے دُعائیہ کلمات رقم کر کے تحریر فرمایا ہے کہ :-

(۱) - "ہندوستان کی جماعتیں اپنے مالی قربانی کے معیار کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ جلد اپنے اعلیٰ معیار کو چھونے لگیں۔ اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ انہیں قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"۔

(۲) - "پیغام کی اشاعت اور تقسیم کی اطلاع ملی۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ خدا تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ اور ہر ایک احمدی کو تقویٰ کے ساتھ شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ پھر دیکھیں کس طرح یہ سعادت دونوں جہانوں کی حسنات سے آپ کا دامن بھر دیتی ہے"۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اظہار خوشنودی پر مشتمل ان ارشادات گرامی کی روشنی میں نظارت ہذا لازمی چندہ جات کے بجٹوں میں اضافہ کرنے والی جماعتوں اور افراد کی خدمت میں پُرخلوص دلی مبارکباد پیش کرتی ہے۔ اور بارگاہ رب العزت میں دُعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور نفوس اور جذبۂ خلوص و ایثار میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

اس کے ساتھ ہی ان تمام افراد اور عہدیداران جماعت جنہوں نے حضور انور کا روح پرور اور بصیرت افروز پیغام پڑھنے اور سُننے کے باوجود تاحال اپنے لازمی چندہ جات کو باشرح کرنے کی طرف توجہ نہیں دی ہے کی خدمت میں یہ دردمندانہ درخواست بھی کرتی ہے کہ وہ خدارا اپنی اہم جماعتی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور اپنی مالی قربانی کو صحیح معیار کے مطابق کر کے حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ کی دُعاؤں اور خوشنودی حاصل کرنے کے علاوہ حسنات دارین سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔

احباب جماعت کو ہمیشہ یہ حقیقت اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھنی چاہیئے کہ کسی بھی رنگ میں خدمتِ دین کی سعادت حاصل ہونا بذات خود انسان کی خوش قسمتی اور خوش بختی کی دلیل ہے۔

جماعت احمدیہ۔ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ جس نے بہرحال ترقیات اور کامیابیوں سے ہمکنار ہونا ہے۔ سلسلہ کی خدمت کے لئے (خواہ مالی قربانی سے تعلق رکھتی ہو یا جانی قربانی سے) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلے بھی فدائی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ ہمارے پیارے امام ایّدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو صحیح معیار کے مطابق مالی قربانیاں کرنے کی اہم ذمہ داری کی طرف متوجہ کر کے یقیناً ہم سب احباب جماعت پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ پس مبارک ہے وہ بھائی جو اپنے پیارے امام کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے پوری دلی بشاشت اور انشراح صدر کے ساتھ اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کی باشرح ادائیگی میں التزام اور مداومت اختیار کرتا ہے اور مالی قربانی کے جہاد میں ہمیشہ تقویٰ کے پہلو کو مدنظر رکھتا ہے۔ میں ایسے تمام مخلصین جماعت کو حضور انور ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مبارک الفاظ میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ سعادت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دونوں جہانوں کی حسنات سے ان کے دامن مراد کو بھرنے کا موجب ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضور انور کے پیغام کو بار بار پڑھیں اور سُنیں۔ اور تبلیغی، تربیتی اور مالی قربانی کے میدان میں حضور انور افراد جماعت کو جس اعلیٰ و ارفع معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں اس کو حاصل کرنے کا عزم صمیم کر کے اپنی کوششوں میں تیزی پیدا کر دیں۔ نیز عہدیداران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھی ان عظیم مقاصد کے حصول کے لئے اولاً خود افراد جماعت کے لئے نیکی۔ تقویٰ اور مالی قربانی کے اعتبار سے ایک نیک مثال قائم کریں۔ اور افراد جماعت کی فلاح و بہبود اور جماعت کی ترقی کے لئے پروگرام بنا کر اس کو عملی جامہ پہنائیں۔ تواتر کے ساتھ تربیتی اجلاسات منعقد ہوں۔ باجماعت نمازوں میں خدام۔ انصار۔ اطفال کی سو فیصدی حاضری ہو۔ درس و تدریس کا بابرکت سلسلہ شروع کیا جائے۔ تبلیغی پروگرام بنائے جائیں اور حضور انور کے منشاء مبارک کے مطابق جماعت کا ہر فرد چلتا پھرتا آنریری مبلغ بن جائے۔ تا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے نتیجہ میں اسلام کی موعودہ فتح اور غلبہ کی پیشگوئیوں کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ سکیں۔ اور سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین ــ اسلام ــ جلد ساری دُنیا پر غالب آ جائے۔

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت کو اپنے عظیم روحانی منصب اور مقام کی معرفت عطا کرے اور اس سے وابستہ اہم جماعتی ذمہ داریوں کو بطریق احسن پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین +

اعلاناتِ نکاح اور تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) :- مورخہ ۵/۱۲/۸۶ کو مکرم قمر صاحب ابن مکرم عبد الباری صاحب ساکن [illegible] (بہار) اور مکرمہ شاہین پروین صاحبہ بنت مکرم عبد الحلیم صاحب ساکن خانپور ملکی (بہار) جن کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۸۵ء کے موقعہ پر قادیان میں ہو چکا تھا کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ نماز مغرب کے بعد مکرم سید مجید عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی کے ذریعہ دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے مناسب وقت مختصر سی تقریر کی اور اجتماعی دُعا کرائی۔ بعدہٗ بارات مکرم عبد الحلیم صاحب کے مکان پر پہنچی جہاں دُلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔ مورخہ ۶/۱۲/۸۶ کو مکرم عبد الباری صاحب نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ خاکسار۔ نذیر الاسلام مبلغ سلسلہ [illegible] (بہار)

(۲) :- مورخہ ۱۰/۱۱/۸۶ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم مولوی منیر الحق صاحب بنگالی ابن مکرم جہان عالم صاحب ساکن کبیرہ (بنگال) کا نکاح مکرمہ حسینہ فردوس صاحبہ بنت مکرم میر اقبال صاحب ساکن خانپور ملکی (بہار) کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم مولوی منیر الحق صاحب نے بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین
خاکسار۔ سید آفتاب احمد نیّر خادم سلسلہ قادیان

(۳) :- مورخہ ۱۱/۱۱/۸۶ کو بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خاکسار کے بیٹے عزیز سید تنویر علی سلمہٗ ساکن چمن گنج کانپور کا نکاح عزیزہ رضوانہ بیگم سلمہا بنت مکرم مولوی محمد سمیع اللہ صاحب بمبئی کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار پانچسو روپیہ حق مہر پر پڑھا اور بصیرت افروز خطبۂ نکاح ارشاد فرمایا۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین
خاکسار۔ ڈاکٹر سید منور علی کانپور قادیان

درخواستہائے دُعا

— محترمہ حوا بی بی صاحبہ کیرنگ اعانت بدر میں پندرہ روپیہ ادا کر کے اپنے بچوں کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات اور اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ● — محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ کیرنگ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے والدین، بہن بھائیوں اور اپنی صحت و عافیت، پیش نظر مقاصد میں کامیابی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ● — محترمہ [illegible] بانو صاحبہ سرینگر دین و دُنیا میں سرخرو ہونے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق پانے کے لئے ● — مکرم شہید اللہ صاحب [illegible] پولیو کے مرض میں مبتلا ہے کی کامل صحت و شفا یابی کے لئے ● — مکرم [illegible] صاحب محبوب نگر آندھرا اپنے بیٹے کی انٹر کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور [illegible] کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ [illegible]

منظوری عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت

اکتوبر ۱۹۸۶ء تا ستمبر ۱۹۸۹ء کے لئے مندرجہ ذیل لجنات کی عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں مقبول خدمات کی توفیق دے۔ آمین

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ ہاری پاری گام

صدر ...... محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال ...... ” حسینہ اختر صاحبہ
” تعلیم و تربیت ... ” سعیدہ اختر صاحبہ
” ناصرات ...... ” ہاجرہ کوثر صاحبہ

لجنہ اماء اللہ بلاری

صدر ...... محترمہ علیمہ طاہرہ صاحبہ
سیکرٹری ...... ” صبیحہ خاتون صاحبہ
” تعلیم و تربیت ... ” شہناز بیگم صاحبہ
” مال ...... ” علیمہ طاہرہ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ مشا نور

صدر .... محترمہ امۃ الحی صاحبہ
سیکرٹری .... ” اے پی صدیقہ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ پاکوڑ

صدر ...... محترمہ سیدہ زینت آراء صاحبہ
نائب صدر ...... ” بی بی مریم صاحبہ
سیکرٹری مال ...... ” نسرین خاتون صاحبہ
” تعلیم و تربیت ...... ” سیدہ زینت آراء صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کالی کولم (کیرالہ)

صدر ...... محترمہ پی فاطمہ صاحبہ
سیکرٹری ...... ” کے نفیسہ کٹی صاحبہ

لجنہ اماء اللہ چیلاکرہ (کیرالہ)

صدر ...... محترمہ ایم خدیجہ بی صاحبہ
سیکرٹری ...... ” رقیہ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ ترپ بازار (حیدر آباد)

صدر ...... محترمہ امۃ السلام صاحبہ
نائب صدر ...... ” آمنہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری ...... ” نمیدہ بیگم صاحبہ
نائب جنرل ” ...... ” حلیمہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال ...... ” محمودہ بیگم صاحبہ
نائب ” ” ...... ” فرزانہ بیگم صاحبہ
نگران ناصرات ...... ” حمیدہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ میٹھہ واڑ

صدر ...... محترمہ نور ثمین صاحبہ
سیکرٹری لجنہ ...... ” بشریٰ اختر صاحبہ
سیکرٹری تبلیغ ...... محترمہ نکہت یاسمین صاحبہ
” تعلیم و تربیت ...... ” تنویر بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی مائنز

صدر ...... محترمہ شوکت بیگم صاحبہ
نائب صدر ...... ” خدیجہ بی بی صاحبہ
سیکرٹری مال ...... ” عائشہ بی بی صاحبہ
” تعلیم ...... ” اُم کلثوم صاحبہ
” لجنہ ...... ” عابدہ بی بی صاحبہ
نگران ناصرات ...... ” خدیجہ بی بی صاحبہ

لجنہ اماء اللہ بھوبنیشور

صدر ...... محترمہ سیدہ مقدرۃ النساء صاحبہ
نائب صدر ...... ” سیدہ امۃ الحی صاحبہ
جنرل سیکرٹری ...... ” مبصرۃ النساء صاحبہ
سیکرٹری مال ...... ” راقیہ خاتون صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کینانور

صدر ...... محترمہ اسراء بی صاحبہ
سیکرٹری لجنہ ...... ” ایم سی نفیسہ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ مدراس

صدر ...... محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ
نائب صدر ...... ” زہرہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری لجنہ ...... ” سعیدہ بیگم صاحبہ
” مال ...... ” امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ
” تبلیغ (تامل) ...... ” ناصرہ حبیب صاحبہ
” ” (اردو) ...... ” کبریٰ سلیم صاحبہ
” تعلیم و تربیت ...... ” بلقیس بیگم صاحبہ
” ناصرات (تامل) ...... ” بشریٰ قمر صاحبہ
” ” ...... ” غوثیہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ جمشید پور

صدر ...... محترمہ امۃ العزیز فضل صاحبہ
جنرل سیکرٹری ...... ” صالحہ سلطانہ صاحبہ
سیکرٹری مال ...... ” صفیہ خاتون صاحبہ
” تبلیغ ...... ” صبیحہ جاوید صاحبہ
” ناصرات ...... ” امۃ الودود صاحبہ

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد

صدر ...... محترمہ اعظم النساء صاحبہ
نائب صدر ...... ” محمودہ رشید صاحبہ
جنرل سیکرٹری ...... ” امۃ النعیم بشیر صاحبہ
نائب جنرل سیکرٹری ...... محترمہ بشریٰ غنی صاحبہ
سیکرٹری مال ...... ” امۃ المنیر صاحبہ
نگران ناصرات ...... ” مبارکہ عزیز صاحبہ
سیکرٹری ” ...... ” ناصرہ شمس صاحبہ

لجنہ اماء اللہ جلال کوچہ (حیدر آباد)

صدر ...... محترمہ صبیحہ حمید صاحبہ
جنرل سیکرٹری ...... ” سلیمہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال ...... ” بشریٰ علیم صاحبہ
” تعلیم ...... ” صدیقہ آفتاب صاحبہ
” نگران ناصرات ...... ” ریحانہ بیگم صاحبہ

لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ

صدر ...... محترمہ احمدی بیگم صاحبہ
نائب صدر ...... ” نور جہاں صاحبہ
جنرل سیکرٹری ...... ” نیازہ سلطانہ صاحبہ
نائب ” ” ...... ” طاہرہ محمود صاحبہ
سیکرٹری تعلیم ...... ” امۃ اللہ سبحانی صاحبہ
” تبلیغ ...... ” رقیہ غنی صاحبہ
نگران ناصرات ...... ” امۃ اللہ سبحانی صاحبہ
سیکرٹری زیر ناصرات ...... ” شوکت جہاں صاحبہ
” ” زینت بیگم صاحبہ
سیکرٹری خدمت خلق و امور عامہ ...... ” نور جہاں بیگم صاحبہ

ریزرویشن کرانے والے بھائیوں کی توجہ کیلئے

امسال جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کی واپسی ریزرویشن کا انتظام کرنے کے متعلق اخبار بدر میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں احباب جماعت یہ ضروری بات یاد رکھیں کہ ریلوے کے نئے قانون کے مطابق اگر ریزرو کردہ کوئی ٹکٹ کینسل کرائی جاتی ہے تو اس صورت میں نصف رقم کٹ جاتی ہے۔ لہٰذا ریزرویشن کرانے والے حضرات کو اس نقصان سے بچنے کے لئے پہلے ہی پوری سوچ بچار کے ساتھ ریزرویشن کرانی چاہیئے۔ تاکہ پھر کینسل کرانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

(۲) :۔ دوسرے تاریخ تبدیل کرانے کے سلسلہ میں بھی بار بار امرتسر کا سفر اختیار کرنا ہوتا ہے۔ اس صورت میں ریزرویشن کرانے والے احباب کو فی ٹکٹ مقررہ رقم سے زائد ادا کرنی ہوگی۔

(۳) :۔ تیسرے ریلوے قوانین کے مطابق چونکہ وہاں سے ہی واپسی ریزرویشن کی سہولت مل سکتی ہے۔ لہٰذا احباب جماعت کو حتی الوسع اس سہولت سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

(۴) :۔ مقامی اخبارات میں امرتسر سے چلنے والی یا امرتسر تک پہنچنے والی ٹرینوں کے ٹائم ٹیبل میں تبدیلی کا ذکر آجاتا ہے۔ ایسی چیزیں سارے بھارت کے اخبارات میں بھی شائع ہو جاتی ہیں لہٰذا احباب ایسی اطلاعات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ اب قریب آرہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں (۱/۱۰) یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے تاکہ جلسہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو۔ اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

بدر کی اعانت ہر احمدی کا جماعتی فریضہ ہے! مینیجر بدر

برطانیہ میں جلسہ یوم پیشوایان مذاہب — بقیہ صفحہ آخر

انہوں نے اپنی تقریر کے آخر میں حاضرین سے درخواست کی کہ پوپ نے ماہِ اکتوبر کے آخر میں دُنیا کے تمام مذہبی لیڈروں کو اکٹھے ہو کر دُنیا میں امن کے قیام کے لئے دُعا کرنے کی جو دعوت دی ہے اس کی کامیابی کے لئے اپنے اپنے طریق کے مطابق دُعا کی جائے۔

جلسہ کے آخری مقرر مکرم مصطفےٰ ثابت تھے۔ جنہوں نے بانیٔ اسلام آنحضرت صلعم کی زندگی اور آپؐ کی تعلیمات کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ سچے مذہب کی تعریف یہ ہے کہ اس کی بنیاد محبت پر ہو۔ خدا تعالےٰ سے محبت اور خُدا کی مخلوق سے محبت، تمام مذاہب کا لُبِّ لباب ہے۔ آپ نے تاریخ عالم کے مختلف واقعات کے حوالہ سے بتایا کہ بہت سے جرائم اور ظلم و تشدد کے واقعات مذہب کے نام پر روا رکھے جاتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ پیغمبرِ اسلام آنحضرت صلعم نے ہمیشہ اپنی تمام زندگی میں صبر کی تعلیم دی۔ اور ظلم کو برداشت کر کے اسے روکنے پر عمل کیا۔ مگر بہت سے ظلم و ستم جو اسلام کے نام پر اسلام کی طرف منسوب ہونے والی حکومتیں کر رہی ہیں وہ فی الحقیقت اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں۔

آخر پر لارڈ میئر نے اپنی صدارتی تقریر میں اس جلسہ کا انتظام کرنے والوں کی کوششوں کو سراہتے ہُوئے ان کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے مختلف مذاہب کے راہنماؤں کو ایک اچھے مقصد کے لئے ایک جگہ مدعو کیا ہے۔ موصوف نے مقررین کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس موقعہ پر شاندار خیالات کا اظہار کیا۔

اجلاس کے بعد ریفرشمنٹ کا انتظام کیا گیا۔

اور جماعتِ احمدیہ کے ایک نمائندہ چوہدری رشید احمد نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ کی بُنیاد ۱۸۸۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کے ذریعہ قادیان (ہندوستان) میں پڑی۔ اور یہ تنظیم روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ ہم ہر سال یوم پیشوایانِ مذاہب کے جلسے دُنیا کے تمام گوشوں اور ملکوں میں منعقد کرتے ہیں۔ جن کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ہم ایک دُوسرے کی مذہبی خوبیوں سے آگاہ ہوں۔ مختلف مذاہب کے پیرو مذہبی رواداری اور امن و آشتی کی فضا کو ساز گار بنائیں۔ اور تمام مذاہب کے ماننے والوں میں محض لاعلمی کی وجہ سے ایک دُوسرے کے خلاف نفرت کی بجائے محبت کا ماحول پیدا ہو۔

(بہ شکریہ ایشین ٹائمز لندن ۲۴ر اکتوبر ۱۹۸۶ء)

انٹرنیشنل کمپیوٹرز کمیٹی کا قیام!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک انٹرنیشنل کمپیوٹرز کمیٹی مقرر فرمائی ہے جس کا مقصد جماعت میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینا ہے۔ کمیٹی کے اراکین درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مکرم مصطفےٰ ثابت صاحب — صدر
۲۔ مکرم شجر احمد فاروقی صاحب یو۔کے۔ — نائب صدر و سیکرٹری
۳۔ 〃 دانیال خان صاحب کینیڈا — ممبر
۴۔ 〃 عبدالماجد شاہ صاحب امریکہ — ممبر
۵۔ 〃 ناصر سفیر صاحب یو۔کے — ممبر

جملہ جماعتوں سے گزارش ہے کہ Computerisation کے متعلق اپنی تجاویز سے صدر کمیٹی کو اس پتہ پر مطلع کریں:۔

Mr. MUSTAFA SABET PRESIDENT,
INTERNATIONAL COMPUTERS COMMITTEE,
41 - GRESSENHALL ROAD.
LONDON SW18 5QL U.K.

(نوٹ):۔ تمام خط و کتابت انگریزی زبان میں ہونی چاہیئے۔ (ادارہ)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۔ ...

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RES. 273903
CALCUTTA - 700073.

الخیر کلّہٗ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURER OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

محبت سب کے لیے!
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:۔ سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیے!
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی
(فون نمبر ۶۱۷۰۶۹)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمایئے
آٹو ونگس

AUTOWINGS,
13 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360
74350

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

پیشکش کنندہ: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈیلیبرز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

S.K. GHULAM HADI & BROTHERS READYMADE GARMENTS DEALERS.

CHANDAN BAZAR. BHADRAK, Dist. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گُلدک الیکٹرانکس
(اندسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے
(الہامی)

پیشکش:۔ ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS, & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE-670001, Phone No. 4498.

HEAD OFFICE:- P.O. PAYANGADI-670303 (KERALA) PHONE:- 12.

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYAPOOL, HYDERABAD-500002.

PHONE No. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات حضرت مسیح موعود)

الائیڈ کارک پروڈکٹس

بہترین قسم کا کارک تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ آندھرا پردیش

فون نمبر:- ۲۹۱۶

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع اخلاق کے متمم ہیں"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!